اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

قادیان

The ALFAZL QADIAN

ایڈیٹر۔ غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۵۵

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۰

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳

نمبر ۱۰۶ | ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۵۲ھ | یوم شنبہ | مطابق ۶ مارچ ۱۹۳۴ء | جلد ۲۱

فہرست مضامین

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سلسلۂ احمدیہ اور منہاج نبوت

فرمایا:" اگر میں اسلام کو مٹانا چاہتا۔ تو کیا خدا تعالےٰ میرے دل کی حالت کو نہیں جانتا تھا۔ پھر اس نے اس قدر تائیدات سے اس سلسلہ کو کیوں مستحکم کیا۔ کیا خود خدا اسلام کا دشمن ہے؟ ہرگز نہیں۔ یہ لوگ جو میری مخالفت کرتے ہیں۔ یہ اسلام کے دشمن ہیں۔ جو اس سلسلہ کی دشمنی میں حد سے بڑھ گئے ہیں۔ جو خدا نے اپنے ہاتھ سے اسلام کی صداقت اور عظمت کو ظاہر کرنے کے لئے قائم کیا ہے۔ کوئی ان سے پوچھے۔ کہ خدا جھوٹوں کے ساتھ ایسی ہی کارروائی کیا کرتا ہے۔ کہ اس قدر مہلت دے۔ اور تائیدات سے ان کی سچائی پر گواہ ٹھیرے۔ مجھ سے چھوٹی عمر کے صدہا آدمی یہاں مر چکے ہیں۔ تو کیا خدا ایک مفتری اور دشمن اسلام کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتا۔ کہ اس کی عمر اور صحت میں برکت دیتا۔ غور سے دیکھ لو۔ کہ منہاج نبوت پر کونسی کارروائی ہے۔ جو خدا نے اس کے سلسلے کے لئے نہیں کی۔" (الحکم ۳۰۔ اپریل ۱۹۰۲ء)

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۴۔ مارچ کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو دورانِ سفر میں کھانسی کی شکایت رہی۔ جو اب تک موجود ہے۔ کل شام سردرد کی بھی شکایت ہو گئی۔ احباب دُعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ حضور کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔

۴۔ مارچ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے محلہ دارالفضل میں جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار "نور" کے مکان کی بنیادی اینٹ رکھی۔ اور دعا فرمائی:۔

زلزلہ بہار کے متعلق حضرت میرزا بشیر احمد صاحب نے جو ٹریکٹ ارقام فرمایا ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن ختم ہو چکا ہے۔ اب دوسرا چھپ رہا ہے:۔

یوم التبلیغ کے سلسلہ میں مقامی جماعت کے تمام افراد نے ۴۔ مارچ کو سرگرمی سے تبلیغ اسلام میں حصہ لیا۔ مفصل انشاء اللہ آئندہ لکھا جائیگا۔

اخبار احمدیہ

درس قرآن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر یہاں درس قرآن شروع کر دیا گیا ہے۔ خاکسار فتح محمد از مٹیانہ ضلع ہوشیارپور۔

درخواست ہائے دعا ۱۔ جماعت احمدیہ کالی کٹ مالابار کو آج کل مخالفین کی طرف سے سخت تکالیف پہنچائی جا رہی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات کو دور کر دے۔ اور احمدیت کو وہاں ترقی عطا فرمائے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

۲۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے میرے بچہ کا نام صلاح الدین رکھا ہے۔ تمام احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل و کرم سے خادم دین اور مجاہد فی سبیل اللہ بنائے۔ اور ان تمام نعمتوں کا وارث کرے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے وابستہ ہیں۔ خاکسار جلال الدین شمس از قادیان

۳۔ میری بیوی بچی کے تولد ہونے کے بعد سخت بیمار ہو گئی ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد حیات از سیالکوٹ۔

۴۔ میری اکلوتی بچی سخت بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار محمد ذکاء اللہ خاں از مدکے۔ ۵۔ احباب میرے مقاصد دینی اور دنیوی میں کامیابی سلسلہ کی خدمت اور میرے لڑکے کے امتحان میں کامیابی کے واسطے دعا فرمائیں۔ خاکسار احمد اللہ از نوشہرہ چھاؤنی

۶۔ محمد یوسف بہت دنوں سے بعارضہ مالیخولیا بیمار ہے دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار محمد سعید سرگودھا۔ ۷۔ میں یورپین گریڈ اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر کا امتحان پاس کرنے کے لئے والٹن ٹریننگ سکول میں بھیجا گیا ہوں۔ یہ امتحان مشکل ہے۔ اور احمدی گارڈوں میں میں ہی پہلا آدمی ہوں۔ جو اس جگہ بھیجا گیا ہوں۔ احباب کامیابی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد صدیق۔ لاہور۔ ۸۔ میرے بڑے بھائی صاحب و نیز بھاوجہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار سید حمید الدین احمد از جمشید پور۔ ۹۔ میری لڑکی کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ اس کی کامل صحت کے لئے دعا کی جائے۔ خاکسار عبد العزیز۔ خیر پور میرس۔ ۱۰۔ احباب کرام اس عاجز کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رضامندی کی راہ پر چلنے کی توفیق دے۔ خاکسار خادم حسین۔ نیاز۔ احمدی۔ نئی دہلی۔ ۱۱۔ میرے چچا بابو نتھے خاں صاحب سٹیشن ماسٹر بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار نیاز احمد از ...

۱۲۔ اخویم چودھری دوست محمد خاں صاحب ایم۔ اے بی۔ ٹی گورنمنٹ ہائی سکول فاضلکا کی صحت عرصہ سے خراب ہے۔ احباب دعا فرمائیں خاکسار

۱۳۔ برادر محمد اقبال صاحب سب انسپکٹر پولیس سخت بیمار ہیں۔ دوست دعا کریں۔ خاکسار فیض قادر از قادیان

اعلان نکاح چودھری جیوے خاں صاحب راجپوت سکنہ لسنگر ادوعہ ضلع جالندھر حال چک نمبر ۱۲۵ ضلع ملتان کا نکاح مسماۃ بخت اور بیگم قوم پٹھان سکنہ فیروز پور کے ساتھ ۱۵۔ نومبر ۱۹۳۳ء کو سید محمد الیاس صاحب نے بعوض مہر ۳۲ روپیہ پڑھا۔ خاکسار حاجی غلام احمد کریام۔

ولادت ۱۔ ۳۱۔ جنوری ۱۹۳۴ء اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ناصر احمد نام تجویز فرمایا۔ احباب درازی عمر اور نیک و صالح اور نافع الناس بننے کی دعا فرمائیں۔ خاکسار ظفر محمد از قادیان۔ ۲۔ میرے ہاں اللہ تعالیٰ نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے محمد رشید نام رکھا۔ احباب دعا کریں۔ مولا کریم اس کی عمر دراز کرے اور خادم دین بنائے۔ خاکسار محمد علی از فیض اللہ چک۔ ۳۔ ۹۔ فروری میرے ہاں اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سلسلہ کا خادم بنائے۔ خاکسار فضل محمد خاں۔ نئی دہلی۔ ۴۔ میرے لڑکے نذیر احمد کے ہاں اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں۔ سعید اور خادم دین ہو۔ خاکسار فضل محمد۔ از ساہیوال۔ ۵۔ ۲۰۔ فروری ۱۹۳۴ء کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اسے خادم دین اور عمر والا بنائے۔ خاکسار حکیم عبد الرحیم از ٹل۔ ۶۔ برادرم عبد الواحد خان سب پوسٹماسٹر ولٹوہا کے ہاں ۱۴۔ فروری لڑکا پیدا ہوا ہے۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ عمر دراز عطا کرے۔ اور نیک بنائے۔ خاکسار عنایت اللہ

تعزیت صوفی کرم الٰہی صاحب لاہوری جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳۔ صحابہ میں سے تھے۔ ۱۶۔ فروری کی صبح کو میرٹھ میں اپنے بیٹے بشیر احمد صاحب کے ہاں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ اس پر جماعت احمدیہ لاہور نے حسب ذیل قراردادیں پاس کی ہیں:۔

۱۔ جماعت احمدیہ لاہور حضرت صوفی کرم الٰہی صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر نہایت رنج و افسوس کا اظہار کرتی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نہایت مخلص اور پرانے صحابی کے رفع پر اپنے اندر کمی کو محسوس کرتی ہے۔ ۲۔ جماعت احمدیہ لاہور صوفی صاحب مرحوم کی اولاد کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتی۔ اور ان کے ساتھ اس رنج میں شریک ہے۔ خاکسار عبید اللہ جنرل سکرٹری۔

دعائے مغفرت ۱۔ میری والدہ محترمہ ۶۔ فروری ۱۹۳۴ء کو وفات پا گئیں۔ مرحومہ بہت پارسا اور تبلیغ کا شوق رکھتی تھیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمد عبد اللہ از گھلن۔ ۲۔ میرا پسر فضل دین ۱۴۔ فروری ۱۹۳۴ء کو وفات پا گیا ہے۔ دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار حاجی احمد جی از داتہ۔ ۳۔ میری والدہ صاحبہ ۲۵-۲۶۔ فروری ۱۹۳۴ء کی درمیانی شب انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار عبد الحی خان۔ از کاٹھ گڑھ۔ ۴۔ میرے والد مکرم محمد عبد اللہ صاحب اوورسیر ۱۹۔ فروری ۱۹۳۴ء کو فوت ہو گئے ہیں۔ دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار عبد الرحمٰن۔ از سیالکوٹ۔

۵۔ میرا برادر زادہ بابو محمد عبد اللہ اوورسیر دو ماہ بیمار رہ کر اپنے حقیقی مولا سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار حاجی عبد العظیم از کلاسوالہ۔

کالی کٹ کے مظلوم احمدیوں کے متعلق
جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کی قراردادیں

انجمن احمدیہ گوجرانوالہ نے اپنے جنرل اجلاس منعقدہ ۲۳۔ فروری میں حسب ذیل قرارداد باتفاق رائے پاس کی:۔

(۱) انجمن ہذا ان مظالم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتی ہے جو کالی کٹ علاقہ مالابار کے مظلوم احمدیوں پر کئے گئے۔ اور کئے جا رہے ہیں۔ اور ذمہ وار ماتحت افسروں کے رویہ پر اظہار افسوس کرتی ہے۔ جنہوں نے مظلوم احمدیوں کے متعلق اپنا فرض ادا نہ کیا۔ انجمن ہذا ان حالات میں حکام بالا سے استدعا کرتی ہے۔ کہ اس علاقہ کے احمدیوں کی ناقابل برداشت تکالیف دور کرنے کا فوری انتظام کریں۔

(۲) قرارداد مندرجہ بالا کی نقول کلکٹر کالی کٹ۔ چیف سکرٹری ہز ایکسی لنسی گورنر مدراس۔ ہوم سکرٹری گورنمنٹ آف انڈیا دہلی۔ اور اخبارات کو بھیجی جائیں۔ خاکسار عبد القادر جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

علی بیگ کے مقدمہ کی اپیل
جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر

مقدمہ علی بیگ ضلع میرپور علاقہ ریاست جموں میں جن مسلمانوں کو مختلف میعاد کی سزائیں دی گئی تھیں۔ ان کی طرف سے اپیل دائر کی گئی تھی۔ اس اپیل میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت ملزموں کی طرف سے جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء نے حال میں بحث کی۔ اور نہایت پُر زور تقریر فرمائی۔ تا حال اپیل کا فیصلہ نہیں سنایا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۰۶ | قادیان دار الامان مورخہ ۱۹ ذیقعدہ سنہ ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

لنڈن کے اخبار "پیئرسن" کی فتنہ انگیزی

حکومت ہند کی سہل انگاری

حکومت برطانیہ اور مسلمان

مسلمانان ہند نے حکومت برطانیہ کی نہایت نازک مواقع اور نہایت پیچیدہ مراحل میں جس قدر مخلصانہ اور شریفانہ امداد کی ہے۔ اس کا کھلے اور واضح الفاظ میں اعتراف حکومت کئی بار کر چکی ہے اور حکومت برطانیہ کو اس بات پر بھی ناز ہے۔ کہ دُنیا کے مسلمانوں کی سب سے زیادہ تعداد اس کے زیر انتظام آباد ہے۔ اور وُہ نہ صرف سیاسی لحاظ سے مسلمانوں کی خیر خواہی۔ اور ان کے حقوق کی حفاظت کرنے کا دعوٰے رکھتی ہے۔ بلکہ ان کے مذہبی جذبات و احساسات کا پُورا پُورا احترام کرنے کی بھی مدعی ہے۔ لیکن نہایت رنج و افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ نہ صرف حکومت برطانیہ میں بسنے والے دُوسرے مذاہب کے لوگ بلکہ بعض انگریز بھی آئے دن ایسی حرکات کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں۔ جو حکومت برطانیہ کے اس دعوٰے کو سخت نقصان پہنچاتے اور مذہبی لحاظ سے مسلمانوں کی دل آزاری کر کے ان کے قلوب میں کشیدگی اور رنجش کے جذبات پیدا کرتے رہتے ہیں اور زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ حکومت برطانیہ نے ابھی تک اس قسم کی حرکات کے انسداد کا کوئی ایسا انتظام نہیں کیا۔ جو موثر ثابت ہوسکے۔ اور آئندہ کے لئے ان حرکات کا اعادہ محال ہو جائے۔

ایک تازہ الم ناک واقعہ

اسی قسم کا ایک الم ناک واقعہ حال میں رونما ہُوا ہے جس نے مُسلمانان ہند کو متفقہ طور پر صدائے احتجاج بلند کرنے اور غم و الم کا اظہار کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ لنڈن کے ایک ہفتہ وار اخبار "پیئرسنز" نے جو یورپ۔ امریکہ اور ہندوستان میں کئی لاکھ کی تعداد میں شائع ہوتا ہے۔ اپنی ۱۰۔ فروری ۱۹۳۴ء کی اشاعت میں "محمدؐ پرافٹ آف اللہ" کے عنوان سے ایک نہایت ہی شرمناک اور اشتعال انگیز مضمون شائع کیا ہے جس کے لکھنے والا ایک شخص ڈبلیو جے۔ ماکن ہے۔ اس مضمون میں رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے متعلق نہ صرف نہایت ہی غلط توہین آمیز اور دل آزار کلمات استعمال کئے گئے ہیں۔ بلکہ بے حد معیوب طریق کی کئی ایک فرضی تصویریں دے کر مضمون نگار اور عملہ "پیئرسنز" نے اپنی خباثت کو انتہا تک پہونچا دیا ہے۔ اخبار کے صفحہ ۱۷۱ پر ایک خستہ حال بڈھے کی تصویر بنائی گئی ہے۔ جس کی شکل نہایت بدنما ہے۔ سر کے بال بکھرے ہُوئے ہیں۔ اس کے پیچھے ایک سیاہ فام ہٹا کٹا حبشی جس کا چہرہ اور سر منڈا ہُوا ہے۔ لنگوٹ باندھے اور لٹھ ہاتھ میں لئے کھڑا دکھایا گیا ہے۔ اور تشریح یہ کی گئی ہے۔ کہ محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) تبلیغ کرتے ہیں۔ اور بلال اذان دیتا ہے۔

دوسری تصویر اس سے بھی زیادہ اشتعال انگیز اور دل آزار ہے۔ ایک نہایت بدصُورت عورت کو ننگے سر۔ کھلے ہُوئے بال۔ گردن اور کندھوں تک دونوں بازو اور رانیں برہنہ دکھا کر اس کی تشریح یہ کی گئی ہے۔ کہ عایشہ منافقین کے واقعہ افک کے متعلق اپنی بریت ظاہر کر رہی ہیں۔

دیدہ دانستہ شرارت

ظاہر ہے۔ کہ جو شخص بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظیم الشان شخصیت کے متعلق قلم اٹھاتا۔ اور وہ لوگ جنھوں نے دُنیا کو ہلا دیا کے متعلق سلسلۂ مضامین میں رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سوانح حیات قلم بند کرنے پر آمادہ ہوتا ہے۔ اس کے متعلق یہ خیال نہیں کیا جاسکتا کہ وُہ اتنا جاہل اور اتنا ناواقف ہو۔ کہ اسے اتنا بھی معلوم نہ ہو۔ دُنیا میں رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور آپ کی ازواج مطہرات اور آپ کے صحابۂ کرام کی کوئی حقیقی تصویر نہیں پائی جاتی۔ اور مسلمانان عالم رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم یا آپ کے کسی حرم کی فرضی اور بناوٹی تصویر کو خواہ وہ کیسی ہی خوبصورتی کے ساتھ پیش کی جائے نہایت ہتک آمیز اور دل آزار سمجھتے ہیں۔ اس حقیقت ثابتہ کے باوجود لنڈن کے ایک کثیر الاشاعت اخبار کا رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی نہایت ہی بدنما۔ اور ہتک آمیز تصاویر شائع کرنا دیدہ دانستہ شرارت ہے اور اتنی بڑی شرارت ہے۔ جو کسی صُورت میں بھی نظر انداز نہیں کی جاسکتی۔

شرارت کی غرض تحقیر و تذلیل

اس شرارت کا ارتکاب کسی تاریخی بنا پر نہیں کیا گیا نہ کسی غلط فہمی کی بنا پر کیا گیا ہے۔ بلکہ محض مسلمانوں کے مقدس مذہبی جذبات اور احساسات کو مجروح کرنے۔ اور ان کے دل دکھانے کے لئے کیا گیا ہے۔ اور جان بوجھ کر ایسی تصاویر بنائی گئی ہیں جن سے تحقیر و تذلیل ظاہر ہو۔ اور جو اسلام کے خلاف نفرت و حقارت کے جذبات برانگیختہ کریں۔ مضمون نگار کو اگر تعصب اور جہالت نے اتنا موقعہ نہیں دیا تھا۔ کہ وُہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صحیح تاریخی حالات اسلامی تصانیف سے معلوم کر سکے۔ اور اس کے پیش نظر متعصب اور کینہ ور عیسائی مصنفین کی کتب ہی تھیں۔ تو بھی فرضی تصاویر پیش کرنے میں اس نے انتہائی شرارت و خباثت سے کام لیا ہے۔ کیونکہ ان عیسائی مصنفین نے خواہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات والا صفات پر ہزار اعتراضات کئے ہوں۔ مگر کسی متعصب سے متعصب مصنف نے بھی آپ کو نعوذ باللہ کریہ المنظر نہیں قرار دیا۔ اسی طرح ان میں سے کسی نے یہ نہیں لکھا۔ نہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کسی موقعہ پر بے پردہ کسی مجمع کے سامنے آئی ہوں۔ اور نہ ہی کسی نے حضرت بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو ننگ دھڑنگ اور صرف لنگوٹ بند ہونے کی حالت میں رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ بتایا ہے۔ پھر "پیئرسنز" کے مضمون نگار نے جو تصاویر پیش کی ہیں۔ وُہ اس کی کھُلی ہوئی شرارت نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ پس اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے۔ کہ اہل مغرب کے نزدیک کسی شخصیت کی فرضی تصویر بنا لینا کوئی معیوب بات نہیں۔ اور اسی لحاظ سے "پیئرسنز" کے مضمون نگار نے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی تصاویر بنائیں۔ تو بھی اس کی بدنیتی اور فتنہ پردازی پر پردہ نہیں پڑ سکتا۔ کیونکہ اس نے دیدہ دانستہ ایسی تصاویر بنائیں۔ جن کی غرض سوائے تحقیر اور تذلیل کے کچھ نہیں ہوسکتی۔

ایک دشمن اسلام کا اعتراف

یہ بات اس قدر واضح ہے۔ کہ اسلام کے بدترین دشمن آریہ اخبار "پرتاپ" (۲۶۔ فروری) کو بھی جو اسلام دشمنی کے باعث "پیئرسنز" کے اس مضمون نگار کی پُر زور حمایت کر رہا۔ اور اس کے مضمون کے متعلق یہاں تک لکھ چکا ہے۔ کہ "ممکن ہے۔ یہ مضمون مسلمانوں کے لئے اصل میں دل آزار نہ ہو۔ ممکن ہے۔ دل آزار ہو۔ اگرچہ مسلمانوں کی دل آزاری میری نظر میں چنداں وقعت نہیں رکھتی" تسلیم کرنا پڑا ہے۔ کہ " عائشہ کی تصویر مغربی تہذیب کے سانچہ میں ڈھلی ہُوئی ہے۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ مغربی فضا میں پرورش پائی ہوئی کوئی نوجوان لڑکی ہمارے سامنے کھڑی ہے جس کے سر کے بال کھلے ہوئے ہیں۔ اور دونو آستینیں ننگی ہیں۔ حضرت کی تصویر نہایت ڈراونی ہوگئی ہے۔"

حکومت کی خاموشی

اس سے بھی ظاہر ہے۔ کہ یہ شرارت دیدہ دانستہ کی گئی ہے اور اس ناپاک جذبہ کی سیری کی خاطر کی گئی ہے۔ جو تعصب۔ اور کینہ سے اندھے ہونے والے لوگوں میں اسلام کے متعلق پایا جاتا ہے لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اگر لنڈن میں بیٹھا ہوا ایک دریدہ دہن مضمون نگار اور وہاں سے شائع ہونے والا ایک ناپاک اخبار اس قسم کی کمینہ حرکت کے نتائج اور اثرات سے لاپرواہ ہوسکتا ہے۔ تو کیا اس حکومت پر جو ہندوستان کے کروڑوں مسلمانوں پر حکمرانی کر رہی ہے۔ اور جس کا ان کے ساتھ یہ عہد ہے۔ کہ ان کے مذہبی جذبات کو ٹھیس نہ لگنے دے گی۔ اس المناک واقعہ سے متعلق کوئی فرض عائد ہوتا ہے یا نہیں۔ اور وہ اس وقت تک کیوں خاموش ہے۔ ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ حکومت کے محکمہ احتساب نے انگلستان کے بادشاہ ہنری ہشتم کا فلم ہندوستان میں دکھانا اس لئے ممنوع قرار دے دیا تھا۔ کہ اس سے اس بادشاہ کی تحقیر ہوتی تھی۔ پھر کیا حکومت اتنا بھی نہیں جانتی۔ کہ اہل انگلستان کے نزدیک ہنری ہشتم کی جو قدر و وقعت ہے۔ وہ اس عقیدت اور اخلاص کے مقابلہ میں پرکاہ جتنی حقیقت بھی نہیں رکھتی۔ جو مسلمانوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات قدسی صفات اور آپ کی ازواج مطہرات سے ہے۔ مگر حیرت ہے۔ کہ حکومت اس وقت تک اس بارے میں بالکل خاموشی اختیار کئے ہوئے ہے۔ اور باوجود مسلمانوں کی طرف سے متفقہ صدائے احتجاج بلند ہونے کے خاموش بیٹھی ہے حالانکہ اسے بطور خود جلد سے جلد اس فتنہ کے سدباب کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے تھا۔ جو اخبار "پیپر سنز" کی ۱۰۔ فروری کی اشاعت نے پیدا کر دیا ہے۔ حکومت کی یہ سہل انگاری نہایت ہی قابل افسوس ہے۔ اور ان تعلقات کے لئے سخت نقصان رساں جن کی حکومت کے استحکام کے لئے ضرورت ہے۔

حکومت کا فرض

مسلمانان ہند حکومت سے یہ مطالبہ کرنے میں بالکل حق بجانب ہیں۔ کہ وہ اخبار "پیپر سنز" کے ایڈیٹر مضمون نگار اور مصور کو ایسی عبرتناک سزا دلانے کا انتظام کرے۔ جو آئندہ کے لئے اس قسم کے فتنہ کے اعادہ کو ناممکن بنا دے۔ اور حکومت کا فرض ہے۔ کہ اس بارے میں ہرگز تساہل سے کام نہ لے۔ کیونکہ مسلمانان ہند میں روز بروز اس بارے میں جوش اور بے چینی بڑھتی جا رہی ہے۔ اور وہ حکومت کی خاموشی کو سختی سے محسوس کر رہے ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب اور سیاسیات

مولوی محمد علی صاحب نے اپنے "متفرق خیالات" میں جنہیں پریشان خیالات کہنا چاہیئے۔ لکھا ہے:-

"ہمارے قادیانی دوست بھی سیاسیات اور بدگوئی کی شاخوں کو پرورش دینے کی بجائے صرف اشاعت اسلام پر لگ جائیں۔ تو کیا جس کثرت پر انہیں فخر ہے۔ اس سے وہ کوئی مفید کام نہیں لے سکتے۔"

گویا ان کے نزدیک جماعت احمدیہ کی ساری جدوجہد سیاسیات اور بدگوئی کی شاخوں کو پرورش دینے میں صرف ہو رہی ہے۔ اس کے مقابلہ میں مولوی صاحب اور ان کے ساتھیوں کی "پوری توجہ اشاعت اسلام پر لگی ہوئی ہے"۔ بدگوئی کا الزام تو ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ کوئی چور اور ڈاکو ان لوگوں کو جن پر اس کی چوری۔ اور ڈاکہ زنی ثابت ہو چکی ہو۔ یہ کہے۔ کہ تم مجھے چور اور ڈاکو کہکر بدگوئی کے مرتکب ہو رہے ہو۔ باقی رہی سیاسیات کے متعلق جدوجہد۔ اس کی تشریح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ حال ہی میں بایں الفاظ فرما چکے ہیں۔ کہ "ملک کی خدمت کرنا۔ اور اپنے حقوق کی حفاظت کرنا ہمارا فرض ہے۔ اور یہ کام جاری رہے گا"۔

یہ ہے وہ سیاست جس میں جماعت احمدیہ حصہ لے رہی ہے اور کوئی سمجھدار انسان اس کی اہمیت۔ اور ضرورت کا انکار نہیں کرسکتا۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک اگر اپنے سیاسی اور ملکی حقوق کی حفاظت کرنا بھی جرم ہے۔ اور وہ کسی صورت میں بھی اپنے سیاسی اور ملکی حقوق کی حفاظت کے لئے جدوجہد کرنا جائز نہیں سمجھتے۔ تو مہربانی کرکے ذرا اس کے انجام کے متعلق بھی غور فرمائیں۔ اور دیکھیں کہ غیر مسلم سیاسیات میں غلبہ حاصل کرنے پر ان سے کیا کچھ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اخبار "آریہ گزٹ" (۱۸۔ فروری) لاہوری احمدیوں کے آخری دن "کے عنوان سے لکھتا ہے:-

"ہمارا یہ دعوےٰ کہ لاہوری احمدیوں کے خاتمہ کا دن ہماری زندگی میں آئے گا۔ بالکل ٹھیک ہے۔ اور وہ اس بنا پر کہ اگر سوراجیہ ہماری زندگی میں مل گیا۔ تو ہم اپنی آنکھوں سے آپ کا خاتمہ لاہور سے ہی نہیں۔ بلکہ تمام ہندوستان اور سندھ سے ہی دیکھ لیں گے"۔

ان حالات میں اپنے سیاسی حقوق کی حفاظت نہ کرنا اپنے آپ کو دیدہ دانستہ خطرات میں ڈالنا۔ مخالفین کو اپنے ارادوں میں کامیاب کرنا نہیں تو اور کیا ہے لیکن تعجب ہے۔ مولوی محمد علی صاحب سیاسی حقوق کی حفاظت کی وجہ سے جماعت احمدیہ پر زبان طعن دراز کر رہے ہیں اگر انہوں نے اپنے اس رویہ میں تبدیلی نہ کی تو وہ یقیناً اپنا۔ اور اپنے ہم خیال لوگوں کا وہی انجام دیکھ لیں گے۔ جو سوراج حاصل کرنے کی کوشش کرنے والے کھلم کھلا بتا رہے ہیں۔

بنگال کے انارکسٹ اور کشمیر کے مسلمان

کیا ہی عجیب بات ہے۔ کہ وہی ہندو جو مسلمانان کشمیر کو محض اس لئے کشتنی۔ اور گردن زدنی قرار دے رہے ہیں۔ کہ وہ نہایت پرامن طریق سے اپنے حقوق کا مطالبہ کرتے ہیں۔ وہی بنگال کے انارکسٹوں کی جنہوں نے دہشت انگیزی اور سرکاری افسروں کے کشت و خون کو اپنا مشغلہ بنا رکھا ہے۔ کھلم کھلا حمایت کر رہے ہیں۔ گورنمنٹ بنگال کے فنانس ممبر نے ۳۵-۱۹۳۴ء کا بجٹ پیش کرتے ہوئے بتایا۔ کہ گزشتہ چار سال میں دہشت انگیزی کے سدباب کے لئے گورنمنٹ کو جو تدابیر اختیار کرنی پڑیں ان پر ۱۷۳ لاکھ روپیہ خرچ ہوا۔ اس کا ذکر کرتا ہوا "پرتاپ" (۲۴۔ فروری) لکھتا ہے:-

"گورنمنٹ بنگال کے فنانس ممبر نے اعداد و شمار پیش کر کے دہشت انگیزی کے خلاف جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کی لیکن اگر ان کا روئے سخن انارکسٹوں کی طرف ہے۔ تو وہ جواب میں انہیں مخاطب کر کے کہہ سکتے ہیں۔

اے باد صبا ایں ہمہ آوردہ تست

اگر انارکسٹوں کی کوئی باقاعدہ جماعت ہوتی۔ اور ان کی طرف سے فنانس ممبر کو جواب دیا جاتا۔ تو وہ دہشت انگیزی کی ساری ذمہ داری گورنمنٹ پر ڈالتے۔ ان کا جواب یہ ہوتا۔ کہ تم نے ہمارے لگاتار واجب مطالبات کی طرف سے کان بند رکھے۔ حقوق طلبی کی یہ سزا دی۔ کہ ہمیں پامال کیا جس نے آواز اٹھائی۔ اسے جیل میں ڈال دیا۔ تنگ آمد بجنگ آمد کے اصول پر عمل کرتے ہوئے ہم نے یہ راہ اختیار کی...... اگر آج ہندوستان کو سوراجیہ دے دو۔ تو ہم اس راہ سے مونہہ موڑنے کو تیار ہیں"۔

اگر بنگال کے انارکسٹوں کے معاملہ میں یہ جواب دیا جاسکتا ہے تو انہیں قتل و خونریزی کا حق حاصل ہوسکتا ہے۔ تو کیوں مسلمانان کشمیر اپنے حقوق کے حصول کے لئے پرامن جدوجہد کرنے میں حق بجانب نہیں ہوسکتے۔

مسلمانوں کی عبرتناک حالت

وہ اسلام جس نے دنیا کے سب سے پس ماندہ اور خستہ حال لوگوں کو غیر معمولی سربلندی عطا کی تھی۔ آج اس کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنے والوں کی جو حالت ہے۔ اس کا اندازہ اخبار "زمیندار" (یکم مارچ) کی حسب ذیل سطور سے لگایا جاسکتا ہے۔

"آج مسلمانوں میں کوئی گاندھی۔ نہرو نہ سہی مالوی بھی نہیں ملتا۔ اگر مسلمانان ہند کو کوئی ایسا لیڈر میسر آسکتا۔ تو ان کی تمام تکالیف چٹکی بجاتے ہی ختم ہو چکی ہوتیں ہم کسی رہبر کی تلاش میں جب چاروں طرف نظر دوڑاتے ہیں۔ تو ہماری نگاہیں مایوس ہو کر واپس آجاتی ہیں"۔

ان الفاظ کا اگر کوئی مطلب ہوسکتا ہے۔ تو یہ کہ مسلمان کہلانے والوں کی حالت

کیا احمدیت ہی زندہ اسلام نہیں؟

علمائے اسلام سے ایک ضروری استفسار

کتاب رہنمائے تبلیغ کا دیباچہ لکھنے کے بعد مجھے کامل ایک سال تک اس بات کا انتظار رہا۔ کہ راہنمایانِ دین میری دستگیری فرمائیں گے۔ اور مجھے بقول ان کے نعوذ باللہ اس دجالی فرقہ یعنے احمدیت میں داخل نہ ہونے دیں گے۔ مگر وائے حسرتا ان کے دلوں کانوں اور آنکھوں پر ازلی مہر نے آخر ثابت کر دیا۔ کہ باطل حق کے سامنے ٹھہر نہیں سکتا۔ میں ایسا جلد باز نہیں ہوں۔ کہ اپنی ناکامی سے ناجائز فائدہ اٹھاؤں۔ بلکہ میں پھر ایک دفعہ نہایت نیک نیتی سے ان کی خدمت بابرکت میں احمدیت کے متعلق اپنے خیالات پیش کر کے عرض گذار ہوں کہ یا تو ازراہ نوازش ان کا رد تحریر فرما کر مجھ ایسے انسانوں کو صراطِ مستقیم دکھائیں۔ یا اپنی ہٹ دھرمی سے تائب ہوتے ہوئے اپنی دکانیں بڑھا عاقبت کی فکر کریں۔ اور حقیقی اسلام یعنے احمدیت کی آغوش میں آجائیں۔

احمدیت کی قبولیت کی پہلی وجہ

جہاں تک میرے ناقص خیال میں آتا ہے۔ احمدیت اسلام کے لئے بے حد مفید ہے۔ گو علماء کی طرف سے کہا جاتا ہے۔ کہ احمدیوں کے عقائد و اعمال دجالی ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ آخری زمانہ میں جس دجال کا خروج ہونا تھا۔ وہ یہی "احمدی فرقہ" ہے۔ میں نے اس بات پر غور کیا۔ کہ اگر فی الواقع حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ مہدویت و مسیحیت سچا نہیں۔ تو بے شک احمدیت دجالیت ہونی چاہیئے۔ مگر دجال نے تو اسلام کو خطرناک نقصان پہنچانا تھا۔ مگر جماعت احمدیہ کے اعمال و عقائد اسلام کی خوبصورتی رونق اور ترقی کا باعث ہو رہے ہیں۔ بلکہ بلا مبالغہ تبلیغ اسلام کی علمبردار روئے زمین پر صرف یہی ایک جماعت ہے۔ عیسائیت کی گود میں پرورش یافتہ انسان جو مسلمان کہلاتے ہوئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام سے بیزار ہو رہے تھے۔ آج وہ اسی جماعت کی بدولت گہوارۂ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ انہیں اس فرقہ کی بدولت اسلام اور بانیٔ اسلام کا خوبصورت چہرہ نظر آرہا ہے۔ اور ہم میں سے برائے نام مسلمان کہلانے والے احمدیت میں داخل ہو کر صحابہؓ کے رنگ میں اسلام کے شیدائی بن رہے ہیں میں اس حقیقت کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے علماء سے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ دجال نے آکر قصر اسلام کو گرانا تھا یا استوار کرنا۔ احمدیوں کے عقائد یا ان کے کام کا پروگرام اسلام کو دنیا کے کناروں تک پھیلانے میں اپنی حقیقت کا صحیح ثبوت اور از بس مفید ثابت ہو رہا ہے۔ اور اس کا اعتراف بھی ہر فرقۂ اسلامیہ نے نہایت فراخدلی سے کیا ہے۔ پھر کیوں نہ مان لیا جائے۔ کہ احمدیت ہی حقیقی اور زندہ اسلام ہے۔

دوسری وجہ

جملہ فرقہائے اسلام کے علماء کے عقائد و اعمال اس قدر خراب ہو چکے ہیں۔ کہ ان کو مسلمان سمجھتے ہوئے اسلام سے ہی گھن آنے لگتی ہے۔ روئے زمین کے ہر خطہ و ملک کے علماء اور عام مسلمانوں کا اصل اسلام سے انحراف مسلمان اخبارات میں انہی کی زبان و قلم سے لکھا جا چکا ہے۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ اسلامی فرقوں کے اسلام کا درد رکھنے والے اور خود کو صحیح معنوں میں مسلمان بنانے اور خادم اسلام بننے کے خواہشمند لوگ احمدیت کو قبول کرتے۔

تیسری وجہ

کسر صلیب کا کام جو مسیح موعودؑ نے کرنا تھا۔ بقول نصاریٰ اور بقول علماء اسلام حضرت مرزا صاحب نے کر دیا۔ اور یسوع مسیح کی الوہیت اور کفارہ کے عقیدہ کو اس کی وفات ثابت کر کے باطل کر دیا۔ وفات مسیح کا عقیدہ نہایت صحیح اور اسلام کے لئے بے حد مفید ثابت ہوا ہے۔ اگر یہ فی الواقعہ دجالی عقیدہ ہے تو کیوں بزرگان سلف نے اسے قبول کیا۔ اور اب یہ کیوں اسلام کے لئے مفید ثابت ہو رہا ہے۔

چوتھی وجہ

اجرائے نبوت کے عقیدہ کو بھی دجالی عقیدہ کہا جاتا ہے اگر یہ دجالی عقیدہ ہے۔ تو کیوں بزرگانِ سلف یہ عقیدہ رکھتے تھے کیا انہیں دجالی عقیدہ کا ہمنوا کہا جا سکتا ہے۔ کیا نبوت اعلےٰ درجہ کا روحانی انعام اور نعمت نہیں ہے۔ اگر ہے تو پھر کیوں اسلام کو اس نعمت سے محروم سمجھا جائے۔

پانچویں وجہ

گذشتہ تیرہ سو سال میں مجدد آتے رہے ہیں۔ جن کے وجود سے اسلام کو تازگی حاصل ہوتی رہی۔ اب مجددیت کو کیوں کر دجالیت کہا جائے۔ مجددوں کی تحریروں سے ثابت ہے۔ کہ ان کے دعاوی صدیوں کے شروع میں وحی والہام کے ساتھ ہوتے رہے۔ اب کیوں سلسلہ تجدید کو مسدود سمجھا جائے

چھٹی وجہ

اسلامی فرقوں میں صرف ایک فرقہ صحیح اسلامی عقائد کا پابند ہو سکتا ہے۔ وہ مجدد کا ہی فرقہ ہوتا رہا ہے۔ باقی فرقے حسب منطوق حدیث گمراہ خیال کئے جاتے رہے ہیں۔ اور یہ ضروری ہے۔ کہ حقیقی اسلامی فرقہ میں صحابہ کے رنگ کے مومن ایمانی نشانات اپنے اندر رکھتے ہوں۔ جاننا چاہیئے۔ کہ ایمان کا دعوےٰ اور ہے۔ اور ایمان پر واقعی قائم ہونا اور بات ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بعض ایمان لانے کا دعوےٰ کرنے والوں کے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ قالت الاعراب آمنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبھم یعنے اعراب کہتے ہیں۔ کہ ہم ایمان لائے ہیں۔ ان کو کہہ دیا جائے۔ کہ ایمان کا دعوےٰ مت کرو۔ ہاں تم یہ کہہ سکتے ہو۔ کہ ہم مسلمان کہلاتے ہیں۔ کیونکہ ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ ایمان اسی حالت کا نام ہے۔ کہ جس میں انسان گناہ سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور تمام انبیاء اور مجددین اسی لئے مبعوث ہوتے رہے۔ کہ لوگوں میں صحیح ایمان قائم کریں۔ حضرت مرزا صاحب اور آپ کے دعوےٰ نبوت اور پھر آپ کے خلفاء کی صداقت کا نشان اور معیار معلوم کرتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے گناہ کے فلسفہ میں اس بات پر بےحد زور دیا ہے۔ کہ گناہ عدم یقین اور عدم ایمان سے پیدا ہوتا ہے آپ نے لکھا ہے۔ کہ یہ ممکن نہیں۔ کہ انسان کو سچا یقین اور ایمان حاصل ہو۔ اور پھر اس حالت میں وہ گناہ کا مرتکب بھی ہو۔

حقیقی ایمان

آپ فرماتے ہیں۔ دیکھو کیا انسان اس بل میں ہاتھ ڈال سکتا ہے۔ جس کے متعلق اسے یقین ہو۔ کہ اس میں ایک زہریلا سانپ ہے۔ یا اس جھاڑی میں قدم رکھ سکتا ہے۔ کہ جس کے متعلق اسے یقین ہو۔ کہ اس میں ایک شیر ہے یا اس چھت کے نیچے ٹھہر سکتا ہے کہ جس کے متعلق جانتا ہو کہ یہ گرنے والی ہے یا اس گلاس کو منہ لگا سکتا ہے جس کے متعلق اسے علم ہو۔ کہ اس میں ایک ہلاک زہر ہے۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں تو پھر خدا پر ایمان لاتے ہوئے۔ اور اس بات پر یقین رکھتے ہوئے۔ کہ اس کا غضب ایک آگ ہے۔ جو مجھے بھسم کر جائے گی۔ وہ کس طرح گناہ کی طرف قدم اٹھا سکتا ہے۔ ...

... حقیقی ایمان جو خدا کے نزدیک ایمان کہلاتا ہے۔ اس میں اور رسمی ایمان میں کتنا فرق ہے۔ ایک شخص مسلمانوں کے گھر

پیدا ہوتا ہے۔ بچپن سے اسلام کا نام اس کے کانوں میں پڑنا شروع ہوتا ہے۔ پس زیادہ سے زیادہ ایسا ہوگا۔ کہ وہ اس نام کو سیکھ لیگا اور اس کی طرف اپنے آپکو منسوب کریگا۔ اور بعض اوقات اس کے لئے غیرت بھی دکھلائے گا۔۔۔۔ مگر ہنوز یہ ایمان حقیقی ایمان نہیں۔ بلکہ رسمی ایمان ہے۔۔۔۔ اس کے اندر مستقل جذبہ کے طور پر قائم نہیں۔ جو علی وجہ البصیرت پیدا ہوا ہو۔ بلکہ صرف گرد و پیش کے حالات کے ماتحت محض رسمی طور پر اس کے اوپر یہ کیفیات مدہم روشنی کی طرح ظاہر ہوتی ہیں۔ لہٰذا وہ ایمان دار کہلانے کا حقدار نہیں۔ ہاں ایسا شخص ایمان کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اور اس میں وہ مادہ موجود ہے جس سے ایمان کی عمارت تیار ہو سکتی ہے۔ مگر مومن وہ صرف اس وقت کہلائے گا۔ جب رسمی تاثیرات کے علاوہ وہ خود علےٰ وجہ البصیرت خدا کی ہستی کو محسوس و شہود کر کے اس کے متعلق ایک مستحکم یقین قائم کرے گا۔۔۔۔ عموماً جو ایمان کا دعوےٰ کیا جاتا ہے۔ وہ اول تو محض دکھاوے کا ہوتا ہے۔ ورنہ مدعی خود بھی محسوس کرتا ہے۔ کہ میرا دل شکوک و شبہات سے لبریز ہے دوسرے اگر وہ اس بات کو محسوس نہیں بھی کرتا۔ یعنے وہ واقعی سمجھتا ہے۔ کہ میں ایمان پر قائم ہوں۔ پھر بھی وہ اکثر رسمی تاثیرات کے ماتحت ایسا سمجھتا ہے۔ ورنہ درحقیقت اس کا دل حقیقی ایمان پر قائم نہیں ہوتا یعنی وہ دھوکہ خوردہ ہوتا ہے۔ تیسری حالت وہ ہے کہ انسان واقعی رسمی حد سے تو ترقی کر چکا ہے۔۔۔۔ اور وہ سمجھتا ہے۔ کہ میں دلائل قویہ سے اس بات پر قائم ہو چکا ہوں۔ کہ خدا ہے لیکن پھر بھی وہ مومن نہیں ہوتا۔۔۔ بلکہ محض یہ ایمان کہ کوئی خدا ہونا چاہیئے یعنی وہ عقلی دلائل سے اس نتیجہ پر پہنچ جاتا ہے۔ کہ واقعی اس کارخانہ کا کوئی خالق ہونا چاہیئے۔ اور اس پر وہ سمجھنے لگتا ہے۔ کہ میں نے خدا کو پا لیا۔ اور اس پر ایمان لے آیا۔ حالانکہ اس نے دراصل خدا کو نہیں پایا۔ بلکہ اس نے صرف اس خیال کو پایا ہے۔ کہ کوئی خدا ہونا چاہیئے۔ اور اپنی نادانی یا سادگی سے وہ اسے خدا کو پانا۔ اور خدا پر ایمان لانا قرار دیتا ہے۔ خدا پر ایمان لانا۔ اور اس کو پانا تب سمجھا جائے گا۔ جب وہ واقعی خدا تک پہنچ جائے۔ اور اسے یہ پتہ لگ جائے۔ کہ خدا ہے۔ یعنی ہونا چاہیئے کے مقام سے ترقی کر کے وہ ہے کے مقام تک پہنچ جائے۔ یہ ایمان کی چوتھی حالت ہے جس کے یہ معنی ہیں۔ کہ وہ خدا کی ہستی کو واقعی عملاً محسوس و شہود کرے۔ اور اپنی روحانی آنکھوں سے اسے اسی طرح دیکھ لے جس طرح کہ اپنی مادی آنکھوں سے وہ اپنے باپ کو یا بیٹے کو یا سورج کو دیکھتا اور پہچانتا ہے۔ یہی وہ ایمان ہے۔ جو خدا کے نزدیک اور اس کے نبیوں کے نزدیک ایمان کہلاتا ہے۔ جس کے متعلق حدیث شریف میں کہا گیا ہے کہ انسان آگ میں جانا قبول کرتا ہے۔ مگر ایمان کو نہیں چھوڑتا۔ ایمان کو چھوڑنا کیا ہے۔ گناہوں کا ارتکاب کرنا ہے۔ پس یہ چوتھے درجہ کا ایمان گناہ سوز ایمان صرف انبیاء کے ذریعہ ہی پیدا ہوتا ہے ؛

پس ایمان کی حالتیں چار ہوئیں (۱) دکھلاوے کا ایمان یعنی ماں باپ سے سنے سنائے پر ایمان یا ماحول کے تاثرات کے ماتحت ایمان اس حالت کو حالت نفاق ہی کہہ سکتے ہیں۔ (۲) رسمی طور پر یہ بھی تاثرات کے ماتحت ہوتا ہے یعنی جہالت سے اپنے تئیں مومن سمجھتا ہے (۳) ہونا چاہیئے والے مرتبہ کا ایمان یعنی فلسفانہ ایمان یعنی عقلی دلائل سے یہ خیال کرنا ہے۔ کہ اس کارخانہ کا کوئی خالق ہونا چاہیئے یعنی عقلی دلائل کے ذریعے خدا ہونا چاہیئے کے متعلق رائے قائم کرنا۔ (۴) ہے کے مرتبے والا ایمان

یقین کامل حاصل کرنے کا طریق

پھر فرمایا "بہت ہیں۔ کہ زبان سے تو خدا کا اقرار کرتے ہیں۔ لیکن اگر ان کے دلوں کو ٹٹول کر دیکھو تو معلوم ہوگا۔ کہ ان کے اندر دہریت ہے۔ کیونکہ دنیا کے کاموں کے اندر جب معروف ہوتے ہیں۔ تو خدا کے قہر اور اس کی عظمت کو بالکل بھول جاتے ہیں۔ اس لئے یہ بات بہت ضروری ہے۔ کہ تم لوگ دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی معرفت طلب کرو۔ بغیر اس کے یقین کامل ہرگز نہیں ہو سکتا۔ وہ اسی وقت حاصل ہوگا جبکہ یہ علم ہو۔ کہ اللہ تعالےٰ سے قطع تعلق کرنے میں ایک موت ہے گناہ سے بچنے کے لئے جہاں دعا کرو۔ وہاں ساتھ تدابیر کے سلسلہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑو۔ اور تمام محفلیں اور مجلسیں جن میں شامل ہونے سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے۔ ان کو ترک کرو۔۔۔۔ نماز جو پنج وقت ادا کی جاتی ہے۔ اس میں بھی یہی ارشاد ہے۔ کہ اگر وہ نفسانی جذبات اور خیالات سے محفوظ نہ رکھیگا۔ تب تک وہ سچی نماز نہ ہوگی۔ نماز کے معنی ٹکریں مارنے اور رسم و عادت کے طور پر ادا کرنے کے ہرگز نہیں۔ نماز وہ شے ہے جسے دل بھی محسوس کرے۔ کہ روح پگھل کر خوفناک حالت میں آستانہ الوہیت پر گر پڑے۔ جہاں تک طاقت ہے وہاں تک رقت پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ اور تضرع سے دعا مانگے۔ کہ شوخی اور گناہ جو اندر نفس میں ہیں۔ وہ دور ہوں۔ اسی قسم کی نماز بابرکت ہوتی ہے۔ اگر وہ اس پر استقامت اختیار کرے گا۔ تو دیکھے گا۔ کہ رات کو یا دن کو ایک نور اس کے قلب پر گرا ہے۔ اور نفس امارہ کی شوخی کم ہو گئی ہے۔ جیسے اژدہا میں ایک سم قاتل ہے۔ اسی طرح نفس امارہ میں بھی سم قاتل ہوتا ہے۔ ۔۔۔ اس جماعت کے تیار کرنے سے غرض یہی ہے۔ کہ زبان۔ کان آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقوےٰ سرایت کر جائے۔ تقوےٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو۔ اور بے جا غصہ و غضب وغیرہ بالکل نہ ہو۔۔۔۔ پس جب تک تبدیلی نہ ہوگی۔ تب تک تمہاری قدر اس کے نزدیک کچھ نہیں۔ خدا تعالےٰ ہرگز پسند نہیں کرتا۔ کہ حلم اور صبر اور عفو جو عمدہ صفات ہیں۔ ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم ان صفات حسنہ میں ترقی کرو گے۔ تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے۔۔۔۔ نفس اور اخلاق کی پاکیزگی حاصل کرنے کا ایک بڑا ذریعہ صحبت صادقین بھی ہے جس کی طرف اللہ تعالےٰ اشارہ فرماتا ہے کونوا مع الصادقین یعنی تم خدا کے صادق اور راستباز لوگوں کی صحبت اختیار کرو تاکہ ان کے صدق کے انوار سے تمہیں بھی حصہ ملے۔۔۔۔ نیک عمل کی مثال ایک پرند کی طرح ہے۔ اگر صدق اور اخلاص کے قفس میں اسے قید رکھو گے تو وہ رہے گا۔ ورنہ پرواز کر جائے گا۔۔۔۔ عمل صالح سے یہاں یہ مراد ہے۔ کہ اس میں کسی قسم کی بدی کی آمیزش نہ ہو۔ صلاحیت ہی صلاحیت ہو۔ عجب ہو نہ کبر ہو نہ نخوت ہو نہ تکبر ہو نہ نفسانی اغراض کا کوئی حصہ ہو۔ نہ رو بخلق ہو حتیٰ کہ دوزخ اور بہشت کی خواہش بھی نہ ہو۔ صرف خدا کی محبت سے وہ عمل صادر ہو۔ جب تک دوسری قسم کی غرض کو دخل ہے۔ تب تک ٹھوکر کھائے گا۔ اور اس کا نام شرک ہے کیونکہ وہ دوستی اور محبت کس کام کی۔ جس کی بنیاد صرف ایک پیالہ چاء یا دوسری خالی محبوبات تک ہی ہے۔ ایسا انسان جب جس دن ان میں فرق آتا دیکھے گا۔ اسی دن قطع تعلق کرے گا۔ جو لوگ اس لئے خدا تعالےٰ سے تعلق باندھتے ہیں۔ کہ ہمیں مال یا اولاد حاصل ہو۔ یا ہم فلاں فلاں امور میں کامیاب ہو جائیں۔ ان کے تعلقات عارضی ہوتے ہیں۔ اور ایمان بھی خطرہ میں ہے۔ جس دن ان کے اغراض کو کوئی صدمہ پہنچا۔ اسی دن ایمان میں بھی فرق آ جائے گا۔ اس لئے پکا مومن وہ ہے۔ جو کسی سہارے پر خدا کی عبادت نہیں کرتا۔۔۔۔ راستبازوں کی ایک یہ بھی نشانی ہے۔ کہ مصیبت سے ان کو چڑ ہوتی ہے جب ایسے موقعہ پر شیطان دخل دیکر ان کو بہکانا چاہتا ہے۔ تب ان کی غیرت جوش مارتی ہے۔ اور بجائے اس کے کہ ان کا قدم پیچھے ہٹے۔ وہ آگے بڑھاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ شیطان ہمیں ہرگز پیچھے نہیں ڈال سکتا۔ شیطان بھی ایسے موقعہ پر ہر ایک قسم کے منصوبے اس لغزش کے لئے پیش کرتا ہے۔ مال اولاد۔ عزت۔ آبرو خلقت کی ملامت۔ طعن تشنیع وغیرہ سب نقصانوں سے ڈراتا ہے لیکن وہ اول ہی سے فیصلہ کر لیتے ہیں۔ کہ ہم نقصانوں کی ہرگز پروا نہ کریں گے۔ آخر نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ شیطان ان کے نزدیک ایک مخنث سے بھی کمتر ہوتا ہے۔ لیکن جس کا دعویٰ تو ایمان کا ہوتا ہے۔ اور دماغ میں نفسانی اغراض بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ تو شیطان بڑی آسانی سے اپنا تسلط اس پر بٹھاتا ہے۔ اور جس راستہ پر چاہتا ہے۔ چلاتا ہے۔ خوب یاد رکھو۔ کہ سفلی خواہشات سے شیطان کا مقابلہ ہرگز نہ ہو سکیگا"۔۔۔۔

اب دیکھو۔ کہ کتنے لوگ ہیں۔ جو سچے موحد اور مومن ہیں۔ کسی قسم کی بت پرستی کا شائبہ اپنے اندر نہیں رکھتے۔ کہنے کو تو ہر مسلمان موحد ہے۔ مگر دل میں سینکڑوں ہزاروں بت لئے ہوئے ہیں جن کے سامنے وہ ہر آن سجدہ کر رہے ہیں۔ یہ خدا کے متعلق ایمان کا حال ہے۔ لوگ زبان پر تو سب کچھ ہے۔ مگر دل میں کچھ نہیں۔ چونکہ مسلمانوں کے گھر پیدا ہو گئے ہیں۔ اس لئے اسلام کا دعوے کرتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے بعض اوقات مذہبی غیرت بھی پیدا ہوتی ہے مگر صرف قومی طور پر نہ کہ مذہباً۔ اس زمانہ میں قوم کے لفظ نے مذہب کو سخت خطرناک نقصان پہنچایا ہے۔ اب گویا اسلام کسی مذہب کا نام نہیں بلکہ اس حالت اجتماعی کا نام ہے۔ جو مسلمان کہلانے والوں میں پائی جاتی ہے اس لئے ہم احمدی اپنے لوگوں میں اور

خصوصاً اپنے بچوں میں قوم کا لفظ عموماً نہیں آنے دیتے یعنی ایسے الفاظ کہ مثلاً قومی خدمت قومی قربانی قومی کام وغیرہ استعمال کئے جانے سے روکتے ہیں۔ بلکہ ان کی جگہ دینی خدمت یا جماعت کی خدمت یا اسلام کی خدمت جماعت کا کام یا دینی کام یا دین کے لئے قربانی وغیرہ الفاظ استعمال کرتے ہیں تا ہمارے خیالات کا مرکزی نقطہ قوم نہ ہو۔ جسے نام سے تعلق ہوتا ہے بلکہ دین و مذہب ہو جسے حقیقت سے تعلق ہے مسلمان جب سے اس نقطہ کو بھولے ہیں۔ ان کا قدم تباہی کی طرف اٹھنا شروع ہو گیا ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ ایمان ان چیزوں سے نہیں ہے۔ جو مادی ہیں۔ بلکہ ایک قلبی کیفیت کا نام ہے جس کا علم اس کے آثار اور مشاہدے سے ہوتا ہے۔ مثلاً محبت کا جذبہ ہے۔ اور غضب کا جذبہ ہے۔ جو خود نظر نہیں آتے۔ انسان کے افعال کے ذریعہ اظہار کرنے سے ان کا پتہ چلتا ہے۔ کہ یہ جذبات فلاں شخص میں موجود ہیں لہذا ایمان کا پتہ لینے کے لئے اس کے آثار کا علم ضروری ہے :-

ایمان کے آثار

ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ وہ آثار یہ ہیں۔ (۱) مومن کے اعمال شریعت کے مطابق ہوں گے۔ یعنی وہ ان باتوں پر عمل کرے گا جن کا شریعت نے حکم دیا ہے۔ اور ان سے بچیگا۔ جن سے شریعت نے روکا ہے (۲) مومن اسلام کے لئے پوری غیرت رکھیگا۔ (۳) مومن ہمیشہ تبلیغ اسلام میں مقدور بھر معروف رہیگا۔ (۴) مومن اپنی تقریر و تحریر میں کثرت کے ساتھ خدا اور اس کے رسول اور اس کی کتاب اور اس کے اولیاء کا ذکر کرے گا۔ اور اس کی ہر بات سے خدا اور اس کے رسول اور اس کے دین کی محبت ٹپکے گی۔ اور وہ صلحا کی محبت کو پسند کرے گا۔ (۵) مومن خدا اور اس کے رسول کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کو اپنا نصب العین بنائے گا۔ اپنے خیالات کی۔ اپنے دوستوں کی۔ اپنی قوم کی۔ اپنے ملک۔ اپنے عزیز و اقارب کی۔ اپنے مال و دولت کی۔ اپنے آرام و راحت کی۔ اپنے بیوی بچوں کی۔ اپنے والدین کی۔ اپنی جان کی۔ اپنی عزت و آبرو کی۔ غرض کوئی چیز دین کے رستے میں اس کے لئے روک نہ ہوگی۔ اور موقعہ آنے پر وہ سب کچھ قربان کر دینے کو تیار ہوگا۔ یہ پانچ موٹی باتیں ہیں۔ لیکن ایک شرط ضروری ہے۔ اور وہ یہ کہ یہ باتیں اس کے اندر عارضی کیفیت کے طور پر نہ پائی جائیں۔ کہ جو کسی وقتی تحریک یا جوش کے ماتحت اس پر آ گئی ہیں۔ بلکہ ایک مستقل اور مستحکم طور پر ان صفات کا وجود اس کے اندر پایا جائے یعنی صحابہ کرام کی طرح مذہب کی پابندی اور اس کی اشاعت کا جنون مستقل طور پر اس میں قائم و دائم ہو

جماعت احمدیہ کی ایمانی حالت

اب ہم ان علامات کو لیکر جماعت احمدیہ کی ایمانی حالت کا امتحان کرتے ہیں۔ اگر یہ علامات ممتاز طور پر اس میں پائی جائیں۔ تو یہ ثابت ہو جائے گا۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے واقعی کھوئے ہوئے ایمان کو دنیا میں قائم کر دیا۔ کیونکہ یہ ثابت ہو چکا ہے۔ کہ یہ علامات اس زمانہ میں مسلمانوں کے تمام فرقوں میں مفقود ہیں۔ اور جماعت احمدیہ میں مجموعی حیثیت میں نمایاں طور پر ظاہر ہیں۔ حتیٰ کہ غیر متعصب دشمن بھی اس کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ احمدی جماعت میں ہزاروں ایسے نکلیں گے۔ کہ جو احمدی ہونے سے پہلے کئی قسم کی برائیوں میں مبتلا تھے۔ لیکن احمدی ہونے کے ساتھ ہی وہ بالکل نئے انسان بن گئے۔ جو لوگ کبھی فرض نماز کے بھی قریب نہ گئے تھے۔ اب وہ ایسے نمازی بنے۔ کہ اگر ان سے کبھی تہجد کی نماز بھی رہ جائے۔ تو ان کو افسوس ہوتا ہے۔ اور جو لوگ ماہ رمضان کا ایک بھی روزہ نہ رکھتے تھے۔ اب وہ رمضان کے علاوہ اور بھی سال میں کئی دن اکل و شرب سے خدا کے لئے دستکش ہو جاتے ہیں۔ ہاں بعض کمزور بھی ہیں۔ صحابہ کی مقدس جماعت میں بھی ایسے تھے۔ ان میں سب کے سب ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ جیسے نہیں تھے۔ بعض متوسط تھے بعض کمزور بھی تھے اور پھر ایسے بھی تھے۔ جو منافقانہ طور پر ان سے ملے جلے رہتے تھے جیسا کہ اہل علم سے مخفی نہیں ہے۔ پس دیکھنا چاہیئے۔ کہ بحیثیت مجموعی نبی کی جماعت کا کیا حال ہے۔ حضرت مرزا صاحب کے ساتھ تعلق قائم کر کے احمدیوں نے ایک نمایاں تغیر پیدا کیا ہے مجھے اس وقت ایک شخص کا قصہ یاد آیا۔ جو ضلع گجرات کا رہنے والا ہے۔ احمدی ہونے سے پہلے وہ ایک بڑا مشہور چور اور ڈاکو تھا۔ لیکن احمدی ہونے کے بعد اس میں ایسا تغیر ہوا۔ کہ اب وہ اپنے گاؤں میں گویا ولی سمجھا جاتا ہے۔ ایسی سینکڑوں مثالیں ہیں۔ شریعت اسلامی پر کاربند ہونے اور اپنی طرز و روش کو قرآن و حدیث کے مطابق رکھنے میں احمدیہ جماعت نمایاں طور پر ممتاز ہے۔ عبادت الٰہی تقوے و طہارت اور دیانتداری بحیثیت مجموعی ایک نہایت اعلیٰ نمونہ رکھتی ہے۔ اور ایک صاحب دل کو یہ بات خوب مزہ دے سکتی ہے۔ کہ اگر ہم احمدیہ جماعت کے افراد پر نظر ڈالیں۔ تو ہمیں صاف نظر آتا ہے۔ کہ وہ لوگ جن کو حضرت مرزا صاحب کی صحبت کا زیادہ موقعہ ملا ہے۔ وہ دوسروں کی نسبت جن کو کم موقعہ میسر آیا ہے۔ یقیناً بحیثیت مجموعی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں بہت زیادہ ترقی یافتہ ہیں۔ ان لوگوں کی پیشانی پر وہی نور ایمان اور وہی نور اخلاص چمکتا نظر آتا ہے۔ جو صحابہ کرام میں پایا جاتا تھا۔ ان کی ہر حرکت و سکون سے ایمان و عرفان کی کرنیں پھوٹتی ہیں۔ یہ لوگ اگر دن کے وقت میدان جنگ کی صف اول میں نظر آئیں گے۔ تو رات کو خدائی دربار میں کمربستہ کھڑے دکھائی دیں گے :-

بے ہودہ عذر

بعض لوگ یہ بیہودہ عذر پیش کیا کرتے ہیں۔ کہ اجی یہ ابھی نئی جماعت ہے۔ اس لئے ان میں مذہب کی پابندی اور اس کی تبلیغ کا جوش ہے۔ پھر یہ بھی ہماری طرح دین میں سست ہو جائینگے یہ نہیں سوچتے۔ کہ یہ بات تو انبیاء کے سلسلوں میں پائی جاتی ہے اور آج مسلمانوں کی اپنی حالت سے عیاں ہے۔ اول تو تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ کسی جھوٹے نبی کی امت ہی نہیں پائی جاتی۔ اگر تھوڑے عرصہ کے لئے کسی نے کچھ جمعیت بنائی بھی۔ تو ان کے افعال و اقوال تاریخ دانوں سے پوشیدہ نہیں۔ جھوٹے مذہب تو بنتے ہی اس لئے ہیں۔ کہ وہ شریعت کے جوئے سے گردن نکالیں اور عیش و عشرت فسق و فجور میں زندگی بسر کریں۔ ان کی بنیادیں ہی آزادانہ اصولوں پر رکھی جاتی ہیں۔ اور وہ دنیا کا رخ دیکھ کر چل پڑتے ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ کا قطع وتین کا قانون جلد ان کو صفحہ ہستی سے مٹا ڈالتا ہے۔ مگر جماعت احمدیہ نے کوئی نیا مذہب ایجاد نہیں کیا۔ بلکہ اسلام کی تجدید یہ جماعت کر رہی ہے۔ اور کشتی کو بہاؤ کے خلاف چلا کر ۱۳ سو سال پیچھے لوگوں کو لے جا رہی ہے۔ ان کے مذہب کو نیا مذہب کہنا حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔ بلا دعوے نبوت کے ایسے ہزارہا جھوٹے اشخاص ہوتے ہیں جنہوں نے دنیا میں جھوٹے شیطانی مذہب بنائے۔ اور آج تک ایسے مذاہب انبیاء کے مذاہب کے ساتھ ساتھ چلے آ رہے ہیں۔ اور آئندہ بھی ہوتے رہیں گے۔ مگر آدم سے لیکر تا ایندم ایک بھی ایسا مذہب دنیا میں نظر نہیں آیا۔ جو کسی جھوٹے نبی نے ایجاد کیا ہو۔ اس کی ایک بھی نظیر نہیں ملتی۔ پھر احمدیہ مذہب کو ان جھوٹے مذاہب کی طرح سمجھنا ایک فحش غلطی ہے۔ صادق انبیاء نے مذہب کی گاڑی وحی و الہام کی پٹڑی پر چلائی ہے۔ دوسرے مذاہب والے پٹڑی سے علیحدہ اپنی گاڑیاں لئے پھرتے ہیں۔ اور نہ ہی انبیاء کی طرح ان کا دعویٰ ہے۔ کہ ہمارے مذہب کی گاڑی ہمارے اپنے ہی وحی و الہام کی پٹڑی پر چل رہی ہے۔ مگر احمدیہ مذہب کی گاڑی حضرت مرزا صاحب کے وحی و الہام کی پٹڑی پر چلی جا رہی ہے۔ پس اس مذہب کو دوسرے آوارہ گرد (پیروں۔ فقیروں۔ جوگیوں۔ سادھوئں کے اپنے ایجاد کردہ) مذاہب کی طرح قیاس کرنا بڑی بھاری غلطی ہے احمدیت کی مماثلت سچے نبیوں کے مذاہب سے ہو سکتی ہے جس طرح صادق انبیاء کی زندگی میں ان کے مذہب دنیا میں پھیلتے رہے۔ اسی طرح ان کے فوت ہو جانے کے بعد بھی خدا تعالےٰ نے ان کے مذاہب کو دنیا میں فروغ دیا۔ اسی طرح احمدیت بھی حضرت مرزا صاحب کی زندگی میں اکناف عالم میں پھیلی۔ اور صادق نبیوں کی طرح آپ کے فوت ہونے کے بعد بھی دن دونی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ جس سے ثابت ہے۔ کہ یہ کسی انسان کا قائم کردہ سلسلہ نہیں۔ بلکہ خدا نے اس پودے کو اپنے ہاتھ سے لگایا ہے جس کی وہ خود پرورش کر رہا ہے۔ اور ہر قسم کی باد سموم کے جھونکوں سے اس کی حفاظت کر رہا ہے۔ یہی انبیاء کے سلسلوں کی شناخت کا بڑا بھاری معیار ہے :-

خاکسار سید تاج حسین بخاری بی۔ اے۔ بی۔ ٹی

نظارتوں کے اعلانات

تعلیم و تربیت کی سالانہ رپورٹیں

جملہ سکرٹریان تعلیم و تربیت و سکرٹریان لجنہ اماء اللہ و مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا التماس ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کی سالانہ رپورٹ دربارہ تعلیم و تربیت ۱۵ مارچ ۱۹۳۴ء تک نظارت ہذا میں ارسال فرما کر شاکر فرمائیں۔ رپورٹ مفصل اور جملہ متعلقہ امور پر حاوی ہونی چاہیئے۔ تاکید ہے۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

جلسہ ہائے جماعت احمدیہ کے متعلق

ایک ضروری اعلان

کارکنان تبلیغ پیشتر اس کے کہ وہ کسی مقامی جلسہ کا کوئی انتظام کریں۔ ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ مندرجہ ذیل دو اہم باتوں کو ملحوظ رکھیں۔

اول:۔ نظارت دعوت و تبلیغ کو ابھی سے اطلاع دیں۔ کہ کس ماہ اور تاریخ میں وہ اپنے جلسہ کا انعقاد کرنا چاہتے ہیں

دوم:۔ جلسہ کو اہمیت دینے کے لئے ضروری وسائل اختیار کریں۔ جن میں سے ایک یہ ہے۔ کہ نزدیک کی جماعتوں کو اس میں شریک کریں۔

لہذا مجھے ابھی سے مجوزہ تاریخوں کے متعلق اطلاع آجانی چاہیئے۔ تا میں مبلغین مہیا کرنے کے لئے ابھی سے پروگرام بسہولت تجویز کر سکوں۔ تا وقتیکہ تمام جماعتیں مجھے اطلاع نہیں دیتیں۔ کہ وہ جلسہ کرنا چاہتی ہیں۔ یا نہیں کرنا چاہتیں۔ میں پروگرام نقل و حرکت مرکزی مبلغین کو ملتوی رکھوں گا۔ اس لئے کارکنان اس اعلان پر ایک مقامی اجلاس کر کے جلدی فیصلہ کریں۔ اور مجھے اطلاع دیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

بجٹ کے متعلق ضروری اعلان

بیت المال کے گذشتہ اعلان مندرجہ اخبار الفضل پر کسی قدر بجٹ موصول ہوئے ہیں۔ مگر ایک ایسے کام کے لئے جس کی میعاد ۱۵ فروری ۱۹۳۴ء تھی۔ یہ رفتار نہایت سست ہے۔ اس عدم توجہ کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے سالانہ بجٹ میں جو مجلس مشاورت میں پیش ہوتا ہے۔ ہم آمد کا صحیح اندازہ داخل نہیں کر سکے۔ اور تخمینہ کیا گیا ہے۔ اب مجلس مشاورت قریب ہے۔ مجلس کے انعقاد سے ایک ہفتہ پہلے تک بھی جو بجٹ موصول نہ ہوں گے۔ ان کے متعلق ہم مجبور ہوں گے۔ کہ سابقہ سال کے بجٹ ہی معہ ضروری متناسب اضافہ کے ان جماعتوں کے بجٹ سمجھے جائیں۔ پھر وہ بجٹ جماعتوں نے پورے کرنے ہونگے اور ان میں تخفیف مشکل ہوگی۔ لہذا تمام سکرٹری صاحبان مال و دیگر متعلقہ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ سے بہ زور التماس ہے۔ کہ وہ بہت جلد اپنے اپنے بجٹ حسب ہدایات احتیاط سے تیار کر کے بھیج دیں۔ (ناظر بیت المال قادیان)

تقرر عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کے متعلق

ضروری اعلان

الفضل مجریہ ۱۰ دسمبر ۳۲ء صے کالم ۲ میں اعلان کیا گیا تھا کہ آئندہ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کا انتخاب اپریل کے آخر میں اور تقرر یکم مئی سے ۳۰ اپریل تک ہوا کرے گا۔ اور سوائے اشد ضرورت کے دوران سال میں عہدہ داروں میں کوئی تبدیلی نہ ہوا کرے گی۔ لیکن چند گذشتہ ایام کے اندر اندر دفتر ہذا میں بہت سی جماعتوں کی طرف سے عہدہ داروں کے نئے انتخابات ہو کر منظوری کے لئے آگئے ہیں۔ اور یہ کارروائی خلاف قاعدہ ہے۔ اس لئے میں تمام جماعتوں کو اپنے پچھلے سال کے اعلان کی طرف توجہ دلاتا ہوا اطلاع دیتا ہوں۔ کہ فی الحال انتخابات کی ضرورت نہیں۔ ۳۰ اپریل ۱۹۳۴ء تک پہلے ہی عہدہ دار کام کریں گے۔ البتہ یکم مئی ۱۹۳۴ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۳۵ء تک ایک سال کے لئے جو عہدہ دار منظور ہونگے۔ ان کا انتخاب شروع اپریل میں کر کے ۲۰ اپریل تک منظوری کیلئے دفتر ہذا میں پہنچا دی جائیں۔ اس وقت جو درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ ان کو داخل دفتر کیا جاتا ہے۔ (ناظر اعلیٰ ۱۹ فروری)

مخالفانہ لٹریچر کی ضرورت

تمام جماعتہائے احمدیہ کے سکرٹریان تبلیغ کی خدمت میں لکھا جاتا ہے۔ کہ جہاں جہاں ان کے حلقہ میں احمدیت کے خلاف گندہ لٹریچر شائع ہو۔ فوراً اس قسم کے رسالہ اشتہار وغیرہ کی پانچ پانچ کاپیاں مجھے بھجوا دیا کریں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

اعلان برائے کارکنان تبلیغ

(۱) چونکہ دفتر دعوت و تبلیغ میں انصار اللہ کی فہرستیں غیر مکمل ہیں۔ اور بعض جماعتوں کے انصار اللہ کی فہرست سرے سے موجود ہی نہیں۔ اس لئے تمام سکرٹریان تبلیغ مکمل فہرست انصار اللہ بھیج دیں۔ اور یہ بھی لکھ دیں۔ کہ ہر ایک صاحب ہفتہ وار یا پندرہ روزہ یا ماہوار کتنا وقت تبلیغ کے لئے دیا کریں گے۔

(۲) ہر ماہ کی تبلیغی رپورٹ انصار اللہ دوسرے ماہ کے پہلے ہفتہ تک ضرور دفتر میں آجانی چاہیئے۔ اور رپورٹ مطبوعہ فارم پر یا اس کے نمونہ پر آنی چاہیئے۔ اور ہر ایک خانہ کی درست خانہ پری ہونی چاہیئے۔ مثلاً زیر تبلیغ افراد کی ٹھیک تعداد لٹریچر کی ٹھیک تعداد تبلیغی وفدوں کی ٹھیک تعداد نقشہ پر درج کرنی چاہیئے۔ تاکہ رجسٹر پر اندراج ہو سکے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

جماعت اٹھوال کے لئے آنریری انسپکٹر

انجمن احمدیہ اٹھوال کے چندے وغیرہ کی وصولی کے انتظام کے لئے۔ چوہدری حسین بخش صاحب نمبردار اٹھوال کو آنریری انسپکٹر بیت المال مقرر کیا جاتا ہے۔ مقامی عہدہ داران جماعت ان سے تعاون کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظر بیت المال قادیان)

سکرٹری و انسپکٹر وصایا جماعت احمدیہ کے پتہ مطلوب ہیں

براہ مہربانی جہاں جہاں جماعت احمدیہ میں سکرٹری وصایا اور انسپکٹر وصایا مقرر ہیں۔ وہ اپنے پتے مفصل تحریر کر کے دفتر میں بھیج دیں۔ اور جہاں جماعت باقاعدہ ہے۔ اور سکرٹری وصایا مقرر نہیں۔ وہاں جلد مقرر کئے جائیں۔ (سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان)

چندہ کشمیر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے چندہ کشمیر بدستور جاری رکھنے اور باقاعدہ ادا کرنے کے لئے احباب کرام کو جلسہ سالانہ پر ارشاد فرمایا تھا اور یہ ارشاد اخبار میں بھی شائع ہو چکا۔ باوجود اس کے چندہ کشمیر کی رفتار اتنی سست ہے۔ کہ سابقہ قرض کا ادا کیا جانا تو درکنار معمولی اخراجات بھی پورے نہیں ہو سکتے۔ اور قرض بجائے کم ہونے کے بڑھ رہا ہے۔ معمولی اخراجات بھی بوجہ کشمیر کا کام جاری ہونے کے زیادہ ہوتے ہیں۔ اس لئے سکرٹری صاحبان مال سے خصوصیت سے درخواست ہے۔ کہ وہ نہ صرف اپنی جماعت کے ہر ایک احمدی سے چندہ کشمیر باقاعدہ وصول کرنے کا

اولڈ بوائز تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے اپیل

تعلیم الاسلام ہائی سکول میگزین دیکھ کر ہائی سکول میں اپنا زمانہ تعلمی نظروں کے سامنے پھر گیا۔ اور ہائی سکول کے قیام کا باعث ذہن میں آیا۔ خدا کے مقدس نبی کا وہ روح پرور اشتہار یاد آیا۔ جو اس سکول کو معرض وجود میں لانے کا باعث ہوا۔ سکول تو بہت تھے۔ مگر اس کی غرض سب سے جدا تھی۔ احمدی قوم کے نونہالوں کو زمانہ کی زہریلی ہواؤں سے محفوظ رکھنا۔ اور ان کے اندر اسلام کی حقیقی روح پیدا کرنا۔ بلکہ اس سکول کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کے ذریعہ اسلامی روشنی کو ملک میں پھیلانا اصل مقصود تھا۔ حضور پر نور کے اصل الفاظ یہ ہیں

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی غرض

"اگرچہ ہم دن رات اسی کام میں لگے ہوئے ہیں۔ کہ لوگ اس سچے معبود پر ایمان لائیں۔ جس پر ایمان لانے سے نور ملتا۔ اور نجات حاصل ہوتی ہے۔ لیکن اس مقصد تک پہنچنے کے لئے علاوہ ان طریقوں کے جو استعمال کئے جاتے ہیں۔ ایک اور طریق بھی ہے۔ اور وُہ یہ ہے۔ کہ ایک مدرسہ قائم ہو کر بچوں کی تعلیم میں ایسی کتابیں ضروری طور پر لازمی ٹھہرائی جائیں۔ جن کے پڑھنے سے ان کو پتہ لگے۔ کہ اسلام کیا شے ہے۔ اور کیا کیا خوبیاں اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور جن لوگوں نے اسلام پر حملے کئے ہیں۔ وہ کیسے خیانت اور جھوٹ اور بے ایمانی سے بھرے ہوئے ہیں"

"سو جس کو علم اور معرفت عطا کی گئی ہے۔ اس کا فرض ہے جو ان تمام اہل مذاہب کو قابل رحم تصور کر کے سچائی کے دلائل ان کے سامنے رکھے۔ اور ضلالت کے گڑھے سے ان کو نکالے اور خدا سے بھی دعا کرے۔ کہ یہ لوگ ان مہلک بیماریوں سے شفا پاویں۔ اس لئے میں مناسب دیکھتا ہوں۔ کہ بچوں کی تعلیم کے ذریعہ سے اسلامی روشنی کو ملک میں پھیلاؤں۔"

"سو میں مناسب دیکھتا ہوں۔ کہ بالفعل قادیان میں ایک مڈل سکول قائم کیا جائے۔ اور علاوہ تعلیم انگریزی کے ایک حصہ تعلیم کا وہ کتابیں رکھی جائیں۔ کہ جو میری طرف سے اس غرض سے تالیف ہونگی کہ مخالفوں کے تمام اعتراضات کا جواب دیکر بچوں کو اسلام کی خوبیاں سکھلائی جائیں۔ اور مخالفوں کے عقیدوں کا بے اصل اور باطل ہونا سمجھایا جائے۔ اس طریق سے اسلامی ذریت نہ صرف مخالفوں کے حملوں سے محفوظ رہے گی۔ بلکہ بہت جلد وہ وقت آئے گا۔ کہ حق کے طالب سچ کی روشنی اسلام میں پاکر باپوں بیٹوں اور بھائیوں کو اسلام کے لئے چھوڑ دیں گے" آخر میں فرماتے ہیں "کیا تعجب ہے۔ کہ یہ سکول انٹرنس تک ہو جائے" حضور کے پاک الفاظ سے صاف عیاں ہے۔ کہ حضور نے اس کو اصل میں دینی تعلیم اور تبلیغی مقاصد کے ماتحت جاری کیا تھا۔ تا اس درسگاہ کے فرزند اپنے وجود کو عامۃ الناس کے لئے مشعل ہدایت ثابت کریں۔ وہ مجسمہ تبلیغ ہوں۔ اور ان کے عملی نمونے اُن کے الفاظ کے ذریعہ لوگ کشاں کشاں اسلام کے حلقہ بگوش بن جائیں

اہم سوال

میں نے بھی تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں تعلیم پائی۔ اور سیکنڈ ڈویژن کو یہ شرف حاصل ہوا۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ آیا ہمارے ذریعہ "اسلامی روشنی" ملک میں پھیل رہی ہے۔ یا ہم ۲۴ گھنٹے اپنے دنیوی مشاغل میں مصروف رہتے ہیں۔ اور آیا ہماری زندگی اور ان لوگوں کی زندگی میں جنہوں نے دیگر مدرسوں میں تعلیم پائی۔ کوئی نمایاں فرق ہے۔ کیا کوئی ایسی چیز ہے۔ جو ہم سب فرزندان ہائی سکول کو عملی رنگ میں متحد کر سکے تا ہم سب پہلے اور پچھلے ملکر اس مقدس فرض کو سرانجام دیں جو بحیثیت اولڈ بوائے ہائی سکول ہم پر عائد ہوتا ہے

اولڈ بوائز کی تعداد

قریباً ۳۰ سال سے یہ سکول چل رہا ہے۔ اگر فرض کیا جائے۔ کہ فی سال اوسطاً ۲۰ طلباء انٹرنس پاس کر کے یہاں سے نکلتے ہونگے۔ تو بھی قریباً ۶۰۰ احمدی جماعت کے فرزندوں نے اس جگہ سے امتحان پاس کیا۔ اور وہ دنیا کے کاروبار میں لگ گئے۔ ۶۰۰ نہ سہی ۵۰۰ ہی کا اندازہ کر لو۔ علاوہ ازیں کئی ایسے نکلیں گے جنہوں نے نویں آٹھویں یا کسی نچلی جماعت سے سکول چھوڑا ہوگا۔ اگر ایسے لوگوں کی تعداد ۲۰۰ فرض کر لی جائے۔ تو گویا ۷۰۰ کے قریب ایسے احباب ہیں۔ جو اپنی زندگی کے کسی نہ کسی حصہ میں سکول میں پڑھتے رہے۔ مگر اتنی بڑی تعداد کا کوئی ایسا کارنامہ نظر نہیں آتا۔ جس سے معلوم ہو۔ کہ واقعی سکول اپنے مقصد کو پورا کر رہا ہے۔ میں مانتا ہوں۔ کہ جو بچہ کبھی اس سکول میں رہا ہے۔ خواہ زمانہ کے کس قدر حوادث اس پر آئیں۔ اس کے اندر سے احمدیت کی روح نہیں مٹ سکتی۔ وہ مرکز سے تعلق نہیں توڑ سکتا۔ اور وہ حسب توفیق تبلیغ بھی کرتا ہوگا۔ الا ماشاء اللہ مگر یہ سب انفرادی امور ہوں گے۔ عامۃ الناس کے سامنے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے فارغ التحصیل لوگوں کا کوئی نمایاں اور متحدہ کام اس رنگ میں پیش نہیں کیا جا سکتا۔ جس سے یہ پتہ چلے۔ کہ اس سکول کی آغوش میں تربیت یافتہ لوگ "سچائی کے دلائل" لوگوں کے سامنے رکھ کر ضلالت کے گڑھے سے ان کو نکال رہے ہیں۔ ان کے ذریعہ سے اسلامی روشنی کو ملک میں پھیلایا جا رہا ہے۔ اور ان کی متحدہ کوششوں سے حق کے طالب سچ کی روشنی اسلام میں پاکر باپوں بیٹوں اور بھائیوں کو اسلام کے لئے چھوڑ رہے ہیں

اولڈ بوائز ایسوسی ایشن

ایک کوشش کی گئی تھی۔ کہ اولڈ بوائز ایسوسی ایشن قائم کی گئی۔ مگر تھوڑا سا کام کرنے کے بعد وہ بھی بیٹھ گئی۔ چند سال کے بعد کچھ باہمت نوجوانوں کو پھر خیال آیا۔ اور اس ایسوسی ایشن کا احیاء عمل میں لایا گیا کارکن بھی مستعد نظر آتے تھے۔ ممبران بھی پر جوش و خلوص اور کام میں باقاعدگی۔ مگر مجلس مشاورت سال گذشتہ پر اس کا اجلاس عام نہ ہوا۔ اور امسال جلسہ سالانہ پر پوری توقع اور پوری کوشش کے باوجود ایسوسی ایشن کے سیاہ و سفید کے مالکان نے اس طرف کوئی توجہ نہ کی۔ دل کو بہت صدمہ ہوا۔ اور کئی دنوں تک اسی سوچ و بچار میں رہا۔ کہ آخر اس سرد مہری کی کیا وجہ ہے۔ ہماری یہ انجمن کیوں نہیں پنپتی۔ آخر میرے دل نے فیصلہ کیا۔ کہ ایسوسی ایشن کی حالت بدستور یہی رہے گی جب تک اس کے سامنے بہت ہی بلند اور تعلیم الاسلام ہائی سکول اور اس کی بنا رکھنے والے کے عظیم الشان اور مقدس کام اور مقصد کے مطابق کوئی لائحہ عمل نہ رکھا گیا۔ دنیاوی سلسلوں میں درسگاہوں کے اولڈ بوائز اگر صرف ایک لاج قائم کرنے اور اپنی درسگاہ کی تھوڑی بہت امداد کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ تو ہو جائیں۔ مگر ہمارے لئے جو ایک روحانی سلسلہ کے فرزند ہیں۔ یہ خیالات ادنیٰ اور پست ہوں گے۔ ہم میں سے کئی ہوں گے۔ جو فی الحال ان دونوں کو اپنے لئے غیر ضروری اور غیر مفید کام خیال کرتے ہوں گے۔ کیا پھر ہم یونہی منتشر رہیں گے۔ اور کیا ہمارے لئے صرف اتنا ہی کافی ہے۔ کہ بحیثیت احمدی ہونے کے قادیان ہمارا مرکز ہے۔ اور ہم چونکہ اب دنیا میں اپنے ذاتی کام کرنے کے قابل ہیں۔ اس لئے ہم اپنی درسگاہ کو بھول جائیں۔ کیا ہم سب کے لئے جو مختلف اوقات میں اس مقدس درسگاہ سے فیض حاصل کرتے رہے ہیں۔ اس مقدس فرض کو جو ہم پر عائد ہوتا ہے۔ ملکر پورا کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہوگا۔ نہیں اس کا حل بھی ہے۔ اور وہ بھی اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا قیام ہی ہے۔ مگر اس کا مقصد ذرا بلند ہونا چاہیئے

اولڈ بوائز کا فرض اولین

اس وقت دنیا میں لامذہبیت اور دہریت نے غلبہ پایا ہوا ہے اور اس کے کئی وجوہ ہیں۔ کہیں موجودہ سکول اور کالج اس کے مددگار بنکر رہے ہیں۔ اور ہر قوم کے تعلیمیافتہ نوجوان خواہ وہ مسلم ہیں۔ یا غیر مسلم اپنے مذہب سے بے بہرہ اور بے زار ہیں۔ کہیں حکومت کا فیشن اور طرز رہائش اس کے ممد ہیں۔ اور کہیں اسلام کی اصل صورت کا فقدان اور اوہام پرستی اس کے لئے کھاد کا کام دے رہے ہیں۔ مغرب میں اسلام بھیانک صورت میں پیش کیا جاتا ہے۔ اور مشرق میں مغربیت کی اندھا دھند تقلید نے اس نہایت ہی خوبصورت اور دلکش چیز سے لوگوں کو ناآشنا کر رکھا ہے۔ اب ہم اولڈ بوائز کا فرض اولین ہے۔ کہ ہم سب ملکر اس دشمن اسلام کا مقابلہ کریں۔ ہم اپنی توجہ کو لاج کے قائم کرنے اور ہیومی سکول وغیرہ امور کی طرف کلی لگانے کی بجائے اس مقصد کو ہاتھ میں لیں۔ اور وہ اسی طرح کہ اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کو مستحکم کیا جائے۔

ایک انگریزی اخبار کی تجویز

یہ ایسوسی ایشن اپنا فرض قرار دے کہ علاوہ لاج وغیرہ کے قیام کے وہ اپنے زیر اہتمام ایک انگریزی اخبار قادیان سے نکالے جس کا نام "تعلیم الاسلام" ہو۔ ہمارے نئے اور پرانے سکول کے طالب علم اس کے خریدار ہوں۔ ہمیں سکول کے لئے الگ میگزین کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اسی اخبار کا سہ ماہی یا ششماہی نمبر ہائی سکول نمبر ہوا کرے۔ فی الحال اخبار پندرہ روزہ ہو۔ بعد میں ہفتہ وار یا پھر اس سے بھی جلد جلد نکل سکتا ہے۔ چندہ پانچ روپے سالانہ ہو۔ اور اخبار الفضل کے سائز کے بارہ صفحوں پر چھپا جایا کرے۔ صفحات کے لئے مضمون مقرر ہوں مثلاً صفحہ ۱ پر قادیان اور جماعت احمدیہ کی خبریں۔ صفحہ ۲ و صفحہ ۳ قرآن کا ترجمہ ہو۔ ایک کالم میں قرآن کی اصل عبارت عربی میں اور دوسرے کالم میں صرف لفظی ترجمہ انگریزی میں ہو۔ صفحہ ۴ پر منتخب احادیث اسی طرح دو کالموں میں۔ صفحہ ۵ پر اسی طرح انتخاب کلام حضرت مسیح موعود اور ترجمہ انگریزی۔ اس انتخاب میں زیادہ تر وہ حصے لئے جائیں۔ جن میں آپ نے اپنی جماعت کو مخاطب کیا ہے۔ یا اسلام پر اعتراضات کے جواب دئے ہیں۔ صفحہ ۶ پر تاریخ اسلام اس حصہ میں علاوہ واقعات کے مشاہیر اسلام کی سوانح عمریاں یا بزرگان سلف کے وہ کارہائے نمایاں جو ہمارے لئے اسوہ کا کام دیں۔ درج ہوں۔ صفحہ ۷ پر تاریخ سلسلہ احمدیہ اس میں آغاز تحریک احمدیت سے لے کر موجودہ وقت تک پوری تاریخ اور مشاہیر سلسلہ احمدیہ کے حالات درج کئے جائیں۔ صفحہ ۸ صفحہ ۹ صفحہ ۱۰ پر چھوٹے چھوٹے مضامین اسلام اور احمدیت کی تائید میں اور مغربیت کی تردید میں ہوں۔ یا جب کبھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طرف سے کوئی تحریک جماعت کے لئے کی جائے تو اس کا ترجمہ شائع کیا جائے۔ صفحہ ۱۱ پر اشتہارات اور صفحہ ۱۲ دنیا کی خبروں کا خلاصہ۔

یہ اخبار صدر انجمن احمدیہ کی ملکیت نہ ہو گو محکمہ تالیف و اشاعت اس کی نگرانی کرے۔ سکول کا سٹاف اور اس کے تلامذہ اس کو ایڈیٹ کریں۔ اور اولڈ بوائز ایسوسی ایشن اس کے لئے ضروری عملہ مثلاً کلرک وغیرہ مہیا کرے۔ جماعت میں کئی ایسے احباب مل سکتے ہیں۔ جو آنریری ایڈیٹر کا کام کرنے کو تیار ہونگے اور اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کی طرف سے ان کی خدمت میں استدعا کی جا سکتی ہے۔ اس طرح سکول کے سٹاف کا کام بھی ہلکا ہو جائیگا۔ خدا کے فضل سے اولڈ بوائز میں ہر شعبہ اور ہر رنگ کے لوگ موجود ہیں۔ جج۔ بیرسٹر۔ ڈاکٹر۔ ادنیٰ و اعلےٰ ملازمان محکمہ تعلیم سول آفیسران۔ پولیس آفیسر ملٹری آفیسر اور پرائیویٹ کاروبار کرنے والے لوگ اندرون ملک و بیرون ہند کام کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ چونکہ ان کے سامنے کوئی مفید اور اہم کام پیش نہیں کیا گیا۔ اس لئے انہوں نے اپنی ایسوسی ایشن کی طرف توجہ نہیں کی۔ مگر اس مقصد کو لے کر کھڑا ہونے کے بعد ہر اولڈ بوائے ایسوسی ایشن کی امداد کرنا اپنا فرض سمجھے گا۔

اس اخبار کے جاری کرنے سے مغربی ممالک کے نو مسلم احمدیوں کو خاص فائدہ ہوگا۔ ان کا اس اخبار کے ذریعہ مرکز سے براہ راست تعلق ہو گا۔ اخبار میں عربی اور اردو عبارات کے اقتباسات کے مطالعہ سے انہیں ان زبانوں کے سیکھنے کی طرف بھی شوق پیدا ہو گا۔ ہمارے اندرون ملک کے نوجوانوں کو اپنی دینی واقفیت بڑھانے میں امداد ملے گی۔ ہم غیر مسلموں اور تعلیم یافتہ طبقہ کے غیر احمدی دوستوں کو اس اخبار کے ذریعہ باقاعدہ تبلیغ کر سکیں گے۔ اس کام کی وجہ سے جماعت کے دوستوں کو نیز غیر از جماعت لوگوں کو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ساتھ دلچسپی پیدا ہو گی۔ اور اس طرح بالواسطہ ہم سکول کی بہبودی کے ممد ہونگے۔ اخبار کا وجود ممبران اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کو اپنے لاج کے قیام کی طرف متوجہ کرے گا۔ کیونکہ یہی لاج اخبار کے لئے دفتر کا کام بھی دے سکے گی۔ اور کیا عجب ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس ایسوسی ایشن کو توفیق دے دے کہ وہ قادیان میں اپنا انگریزی پریس مہیا کر سکے۔ جو کہ سلسلہ کے لئے بہت ہی بابرکت اور مفید ثابت ہو گا۔

پُرزور اپیل

میں اپنے تمام ان بھائیوں سے جو میری طرح کبھی نہ کبھی اس سکول کے طالب علم رہے ہیں۔ پرزور اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اس تحریک کو پڑھ کر ردی کی ٹوکری میں نہ پھینک دیں۔ میں سچ کہتا ہوں کہ یہ ایک درد بھرے دل کی صدا ہے۔ اس کو پڑھیں۔ اور اس کے حسن و قبح پر غور فرمائیں۔ اپنے خیالات اخبار کے ذریعہ ظاہر فرمائیں۔ شاید کوئی اور مفید تجویز نکل آئے۔ یہ وقت بیٹھنے کا نہیں۔ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے فرزند ہو کر اس طرح صرف اپنے ذاتی کاموں میں منہمک رہنا ہمارے لئے باعث شرم ہے۔ ہمیں مجلس مشاورت کے منعقد ہونے سے پہلے پہلے تصویر کے دونوں رخ اچھی طرح دیکھ لینے چاہئیں۔ تا ان ایام میں جو اجلاس ایسوسی ایشن ہو۔ اس میں اس امر پر بھی بحث ہو سکے۔ میں امید کرتا ہوں کہ کارکنان ایسوسی ایشن اب کی دفعہ مجلس مشاورت کے

اندھیرے گھر کا چراغ حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوتے ہوں یا حمل گر جاتا ہو۔ اس مرض کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ طبیب لوگ اسقاط حمل اور ڈاکٹر صاحبان مس کیریج کہتے ہیں۔ یہ نہایت ہی موذی بیماری ہے۔ اس نے ہزاروں گھر بے اولاد کر دئے۔ جو ہمیشہ نونہال بچوں کی آرزو میں غم و مصیبت میں بتلا رہتے ہیں۔ مولا کریم ہر ایک کو اس موذی مرض سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ اس بیماری کا مجرب علاج نظام جان مالک دواخانہ معین الصحت نے استاذی المکرم حضرت نورالدین شاہی طبیب سے سیکھا ہے۔ اور حضور ہی کے حکم سے ۱۹۱۰ء سے پبلک میں شائع کیا۔ اور احتیاطی رنگ میں گورنمنٹ آف انڈیا سے اپنے دواخانہ کے لئے رجسٹرڈ کرایا ہے۔ تاکہ پبلک کسی اور کے دھوکہ میں نہ پھنس جائے۔ حب اٹھرا مولانا استاذی المکرم نورالدین شاہی طبیب کا مجرب نسخہ ہے یہ نسخہ نہ کوئی اور شخص بنا سکتا ہے اور نہ ہی فروخت کر سکتا ہے ہوشیار رہیں۔ صرف دواخانہ ہذا کے لئے رجسٹرڈ ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ حب اٹھرا کے استعمال سے بچہ ذہین اور خوبصورت۔ تندرست اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر مایوس والدین کے لئے دل کی ٹھنڈک ہوتا ہے۔ منگوا کر استعمال کرا کر قدرت خدا کا مشاہدہ کریں قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک ۱۱ تولہ یکدم منگوانے پر لہ عـــہ علاوہ محصول۔ نصف منگوانے پر صرف محصول معاف

نوٹ:۔ ہمارے دواخانہ میں ہر ایک قسم کے مجرب ادویہ امراض زنانہ و مردانہ۔ بچوں اور آنکھوں کے لئے تیار ملتے ہیں۔ آرڈر دیتے وقت بیماری کا مفصل حال تحریر کیا جائے۔

المشتہر:۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

ککرے! ککرے!! ککرے!!!

آنکھوں کیلئے کیا ہی تباہ کن مرض ہے۔ اس سے آنکھوں میں کھجلی کی تکلیف رہتی ہے۔ روشنی میں آنکھیں بخوبی کھل نہیں سکتیں۔ نظر آہستہ آہستہ مفقود ہوتی جاتی ہے۔ غرضیکہ اس مرض سے مریض سخت تکلیف میں ہوتا ہے۔ یہ مرض اگر ایک دفعہ جڑ پکڑ جائے۔ تو ہٹنے کا نام نہیں لیتا۔ اور اکثر اوقات اپریشن تک نوبت آجاتی ہے پس اس مرض کا جہاں تک ہو سکے بہت جلدی علاج کرانا چاہیئے۔ سب سے بڑھکر اس مرض کا علاج سرمہ نورانی ہے۔ ککرے نئے ہوں یا پرانے۔ سرمہ نورانی کے استعمال سے بہت جلدی دور ہو جاتے ہیں۔ اگر فائدہ نہ ہو۔ تو حلفیہ تحریر آنے پر قیمت واپس کر دی جاویگی۔ ضرور آزمائش کیجئے۔ اور اس بیش بہا تحفہ سے فائدہ اٹھائیے۔ سرمہ نورانی کا روزانہ استعمال نظر کو تیز کرتا ہے۔ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ علاوہ پیکنگ و محصولڈاک ۱/ کے ٹکٹ بھیج کر نمونہ **مفت** طلب فرمائیے۔

دلکشا منجن — دانتوں اور مسوڑوں کی جملہ امراض کے لئے واحد منجن ہے۔ اس سے پائیوریا جیسا موذی مرض بھی جڑ سے اکھڑ جاتا ہے لیکن استقلال کے ساتھ استعمال کرنا شرط ہے۔ قیمت فی تولہ ۱/ر

دلکشا ہیئر آئل — بالوں کے لئے ازبس بہترین تیل ثابت ہو چکا ہے۔ قیمت فی شیشی ۴ اونس ایک روپیہ ۱۹ اونس کی شیشی عا علاوہ پیکنگ و محصولڈاک ۴ اونس والی دو شیشیاں ایک ہی شیشی جتنے محصولڈاک میں جا سکتی ہیں۔ اس کا ضرور لحاظ رکھا کریں۔

کناری روغن — عورتوں اور مردوں کی مخصوص بیماریوں کے لئے لاثانی دوا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ تین شیشیاں للعہ تفصیل کے لئے کارخانہ کی مکمل فہرست ایک کارڈ لکھکر مفت طلب فرمائیے۔ نوٹ:۔ آرڈر دیتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ **دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان (پنجاب)**

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

طب جدید کے کرشمات

معزز برادران:۔ آج طب جدید مشرقی اپنے صحیح اصولوں اور سو فی صدی مفید منتخب کردہ ادویات کے باعث ہندوستان کے کونے کونے میں مشہور ہے۔ ہزارہا مایوس مریض طب جدید کے طریقہ علاج سے شفا حاصل کر چکے ہیں۔ بڑے بڑے ڈاکٹر طبیب اپنے مریضوں پر ہماری تیار کردہ ادویات استعمال کرنا فخر سمجھتے ہیں۔ کیونکہ یہ یقینی مفید۔ زود اثر۔ قلیل الخوراک ہیں۔

اکسیر بواسیر — مرض بواسیر نہایت عسر العلاج مرض ہے۔ ہم نے بڑے بڑے تجربات کے بعد اس کا شافی علاج حاصل کیا ہے۔ جس سے سینکڑوں مایوس مریض شفا حاصل کر چکے ہیں۔ بواسیر خونی ہو یا بادی اس کے چند روزہ استعمال سے ہمیشہ کے لئے صحت حاصل کرو۔ اگر ساتھ ہی مسے بھی ہوں تو دوا منگانے وقت مرہم بواسیر بھی طلب کریں۔ جو مفت دی جاتی ہے جس کے لگانے سے مسے جھڑ جاتے ہیں۔ قیمت خوراک ۲ ہفتہ دو روپیہ آٹھ آنہ

اکسیر حیات — عام لوگوں کا خیال ہے کہ مرض سل۔ دق۔ دمہ لا علاج امراض ہیں لیکن ہم آپکو یقین دلاتے ہیں کہ کوئی مرض ایسا نہیں جس کا علاج خدا تعالیٰ نے پیدا نہیں کیا۔ ہاں غلط علاج ہی مرض کو لاعلاج بناتا ہے۔ ہماری اکسیر حیات سے سینکڑوں مریض اپنی تلخ زندگی کو راحت میں بدل چکے ہیں اس کے استعمال سے بخار کھانسی دور ہو جاتی ہے۔ معدہ۔ جگر۔ پھیپھڑے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ دمہ کا دورہ مطلق نہیں ہوتا۔ خون صالح بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ دن بدن جسم پر گوشت آ کر مریض تندرست طاقتور ہو جاتا ہے۔ دق۔ سل۔ دمہ کے مریض ہماری اس خاص ایجاد سے فائدہ اٹھائیں۔ قیمت خوراک ایک ماہ چار روپیہ

ملنے کا پتہ:۔ ممتاز الاطبا حکیم مختار احمد احمدی پروپرائٹر دواخانہ طب جدید میو روڈ لاہور

ہومیوپیتھک بہترین طریقہ علاج ہے

ہومیوپیتھک ادویات بمقابلہ دیگر ادویات کے بے حد مجرب۔ زود اثر کم قیمت ہیں سخت سے سخت امراض میں فائدہ کرتی ہیں۔ مایوس العلاج مریض بفضل خدا اچھے ہوتے ہیں۔ ضرورت مند توجہ کریں۔ ہر مرض کی مجرب دوا موجود ہے۔ شافی خدا ہے۔

ڈاکٹر ایم۔ ایچ۔ احمدی ہومیوپیتھ چتوڑ گڈھ۔ میواڑ

قلیل سرمایہ سے کثیر منافع دینے والی

تجارت

اس وقت صرف ہماری منتخب کردہ مقبول عام کٹ پیس گانٹھوں کی ہے۔ جن میں مختلف اقسام کا سوتی سلکی ریشمی پارچہ ہوتا ہے۔ جن کی تجارت سے جوان بوڑھے۔ پردہ نشین مستورات تک فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ نمونہ کی چھوٹی گانٹھیں پچاس روپیہ۔ یکصد یا دو صد کی تجارتی گانٹھیں چوتھائی رقم بھیج کر جلد منگوائیے احمدی احباب سے پانچ فیصدی کم لیا جاویگا۔

ایس۔ رفیق بھائی تھوک فروشان کٹ پیس جیکب سرکل بمبئی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

اسمبلی میں ۲۷ فروری کو سر جارج شسٹر نے مرکزی حکومت کا سالانہ بجٹ پیش کیا۔ اور ایک مفصل تقریر کرتے ہوئے بتلایا۔ کہ ہم مستقبل کے متعلق بے حد فکر مند ہیں۔ اور اگر حالات میں کوئی خاص تغیر رونما نہ ہوا۔ تو ہم امید کرتے ہیں کہ آئندہ سال نہ صرف تنخواہوں کی تخفیف کو بند کر دیا جائیگا۔ بلکہ بعض دیگر تحفظات کی گنجائش بھی نکل آئے گی۔ آپ نے یہ بھی بتایا۔ کہ سال رواں میں ایک کروڑ انتیس لاکھ روپیہ کی بچت ہوگی۔ اور اس رقم کو زلزلہ فنڈ پر صرف کیا جائیگا۔

مالی خسارہ پورا کرنے کے لئے سر جارج شسٹر نے ۲۷ فروری کو اسمبلی میں کھانڈ۔ تمباکو۔ دیا سلائی۔ چاندی اور سگرٹوں پر ٹیکس عائد کرنے کی تجویز پیش کی۔ اور بتایا کہ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ دیا سلائی پر سوا دو روپے فی گرس۔ خام تمباکو پر دو روپے چھ آنے فی گرس۔ سگرٹوں پر پانچ روپے پندرہ آنے فی ہزار اور کارخانوں کی کھانڈ پر ایک روپیہ پانچ آنے فی ہنڈرڈ ویٹ محصول لگایا جائیگا۔ اس کے علاوہ بعض ٹیکسوں میں تخفیف بھی کی گئی ہے مثلاً پانچ پیسے کا لفافہ اگرچہ بدستور جاری رہے گا۔ مگر آدھ تولہ وزن کا خط ایک آنے کے لفافے میں جا سکے گا۔ تار میں آٹھ الفاظ نو آنے میں جا سکیں گے۔ چاندی کا محصول درآمد ساڑھے سات آنے فی اونس کی بجائے پانچ آنے فی اونس ہوگا۔ فوجی اخراجات بجائے پچپن کروڑ کے ساڑھے چالیس کروڑ ہوا کریں گے۔

نئی دہلی سے ۲۷ فروری کی اطلاع ہے۔ کہ کھانڈ۔ دیا سلائی چاندی سگرٹ اور تمباکو پر جن جدید محصولات کی تجویز پیش کی گئی ہے وہ یکم اپریل ۱۹۳۴ء سے نافذ ہو جائیں گے۔ اور خلاف ورزی کرنے والوں کو دیگر سزاؤں کے علاوہ چھ ماہ قید یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ یا دونوں سزائیں اکٹھی دی جائیں گی۔

کشمیر میں ۲۶ فروری کی اطلاع کے مطابق چوہدری غلام عباس صاحب ڈکٹیٹر نے اس امر کے پیش نظر کہ وزیر اعظم نے فرنچائز رپورٹ پر گفت و شنید کرنے سے صاف انکار کر دیا ہے سول نافرمانی کی تحریک کے اجراء کا اعلان کر دیا۔ مگر کہا ہے کہ یہ تحریک پر امن رہے۔ ہر تحصیل اپنا اپنا ڈکٹیٹر مقرر کر لے۔ اور لوگ جلسے کریں اور جلوس نکال کر قید ہوتے جائیں۔

تاجدار بہاولپور کو ۲۷ فروری پنجاب یونیورسٹی کے ایک کمیشن نے بہاولپور پہنچ کر ایل۔ ایل۔ ڈی کی اعزازی ڈگری پیش کی۔

دار العوام میں ۲۷ فروری کو سر جان سائمن وزیر امور خارجہ نے بتلایا۔ کہ حکومت یمن اور عدن کے درمیان ایک دوستانہ معاہدہ ہوا ہے جو بیس سال تک رہیگا۔ حکومت برطانیہ بھی اس معاہدہ کو تسلی بخش سمجھتی ہے۔

پنجاب کونسل میں یکم مارچ کو ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے گورنمنٹ کی طرف سے بتایا گیا۔ کہ ۱۹۲۸ء سے ۱۹۳۲ء تک صوبہ بھر میں عورتوں کے اغوا کے ۲۶۵۸ واقعات ہوئے ہیں۔

حیدر آباد دکن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ریاست کے مختلف حصوں سے عجیب و غریب واقعات کی اطلاع موصول ہو رہی ہے چنانچہ موضع ملدی پیٹ کے نزدیک سرخ بارش ہوئی۔ اور ضلع نلگنڈہ میں زلزلہ کا ایک جھٹکا محسوس ہوا۔ جس سے ایک بڑا بھاری پتھر پھٹ کر اس طرح دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا کہ گویا اسے آری سے چیرا گیا ہے ماہرین علم طبیعات تا حال ان واقعات کے متعلق کوئی یقینی رائے ظاہر کرنے سے قاصر ہیں۔

بمبئی سے ۲ مارچ کی اطلاع ہے کہ دیا سلائی کی ڈبیوں اور کھانڈ پر محصولات لگانے کے متعلق سر جارج شسٹر نے جو تجاویز پیش کی ہیں۔ ان کے خلاف شہر کی دو مختلف جگہوں میں جلسے کر کے صدائے احتجاج بلند کی گئی۔

افغان ٹیم ہاکی کے بین الاقوامی مقابلہ میں نئی دہلی سے ۲ مارچ کی اطلاع کے مطابق ہار گئی ہے۔ ہندوستان کی ہاکی ٹیم نے پانچ گول بنائے۔ مگر افغانستان کی ٹیم ایک گول بھی نہ بنا سکی۔

زلزلہ بہار کے متعلق حیدر آباد دکن کے سناتنیوں نے ۲۸ فروری کی اطلاع کے مطابق تلگو زبان میں کچھ ہینڈ بل چھپوائے ہیں۔ جن میں لکھا ہے کہ بہار کا زلزلہ گاندھی جی کی شامت اعمال کا نتیجہ ہے۔ اسی طرح یہ بھی لکھا ہے۔ کہ گاندھی جی ہندوستانیوں کو عصیان مدنی کی تحریک کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ خود سرکار کے پٹھو ہیں۔

نئی دہلی سے ۲ مارچ کی اطلاع ہے کہ جمن کے سٹیشن ماسٹر کے کوارٹر پر اتوار کی صبح کو کسی شخص نے چار فائر کئے۔ منگل کی صبح کو بھی اس واقعہ کا اعادہ کیا گیا۔ مگر کوئی شخص مجروح نہیں ہوا۔ سیاسی حکام مصروف تحقیق ہیں۔ گمان کیا جاتا ہے کہ ملزم کوئی سرحدی شخص ہے۔

صوبجات متوسط کی کونسل میں ۲ مارچ کو ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر آر این بینرجی نے بتایا۔ کہ حال میں برار کے مختلف علاقوں کے ۲۰۶ سے زیادہ دیہات میں اولے پڑے ہیں۔

پٹنہ سے ۲ مارچ کی اطلاع ہے کہ زلزلہ زدگان بہار کی امداد کے لئے گاندھی جی ہریجن تحریک کو ۱۰ مارچ سے عارضی طور پر چھوڑ دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

وائسرائے کے زلزلہ فنڈ کی فراہمی چندہ میں رکاوٹ پیدا کرنے کے لئے برما کے بعض اخبارات نے لکھا تھا۔ کہ چند سال پیشتر جب برما بھی ایسی ہی مصیبت سے دو چار ہوا تھا۔ تو ہندوستانیوں نے اہل برما کی امداد نہیں کی تھی۔ اس پر حکومت برما نے رنگون سے یکم مارچ کی اطلاع کے مطابق ایک اعلان کے ذریعہ اس بے بنیاد امر کی تردید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جب ۱۹۳۰ء میں پیگو میں زلزلہ آیا تھا۔ تو ہندوستان نے ۳½ لاکھ روپیہ اہل برما کی مدد کے لئے دیا تھا۔

جموں میں سول نافرمانی کا آغاز۔ سیالکوٹ ۳ مارچ سکرٹری صاحب مسلم ایسوسی ایشن جموں بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ کل مسلم والنٹیروں نے کسٹم ہاؤس پر دو گھنٹہ تک پکٹنگ کیا۔ مگر کوئی گرفتاری عمل میں نہ آئی۔ لیکن آج صبح چوہدری غلام عباس اور مسٹر عبد المجید قریشی فرسٹ و سیکنڈ ڈکٹیٹر زیر دفعہ ۱۲۴ الف گرفتار کر لئے گئے۔ سید امیر شاہ سجادہ نشین اور خلیفہ غلام کمانڈر والنٹیر کو بھی گرفتار کر لئے گئے۔ شہر میں کچھ وقت کے لئے ہڑتال کی گئی۔ اور ایک احتجاجی جلوس نکالا جا رہا ہے۔ آج کا پروگرام سول نافرمانی کے لئے ٹریفک قوانین کو توڑنا ہے شہر میں سخت جوش ہے۔ تیسرے چیف ڈکٹیٹر مولوی عبد اللہ سیالکوٹی بھی میرپور میں گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ اور غلام احمد صاحب گنائی آف بھدرواہ چوتھے ڈکٹیٹر نے چارج لے لیا ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے زیر دفعہ ۱۰۸ نوٹس جاری کئے ہیں۔ جن میں سیاسی کارکنوں کو ایجی ٹیشن میں حصہ لینے کی ممانعت کی گئی ہے۔ بھدرواہ دوآبہ۔ اور کشتواڑ میں جنگلات کی کٹائی بھی شروع کی گئی۔

دولت آصفیہ کی تازہ روئداد نظم و نسق بابت ۱۹۳۲ء شائع ہو گئی ہے۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عام اقتصادی بدحالی کے باوجود ہر شعبہ میں ترقی ہوئی۔ اور میزانیہ خسارے سے محفوظ رہا۔ سال زیر روئداد میں آمد نی آٹھ کروڑ تیرہ لاکھ تھی۔ مگر خرچ آٹھ کروڑ پچھتر لاکھ ہوا۔ یعنی باسٹھ لاکھ روپیہ آمدنی سے زیادہ خرچ ہوا۔ یہ کمی گذشتہ برسوں کی بچت نیز قحط اور صنعت و حرفت کی محفوظ رقموں سے پوری کی گئی۔

جسٹس عبد القادر کے متعلق محکمہ اطلاعات پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ آپ ساٹھ سال کی عمر میں ۱۹ مارچ ۱۹۳۴ء کو ریٹائر ہو جائیں گے۔ اور آپ کی جگہ جسٹس عبد الرشید کو لگایا جائے گا۔ ثانی الذکر کی خالی شدہ اسامی پر خان بہادر شیخ دین محمد صاحب کو متعین کیا گیا ہے۔ آپ اس وقت پنجاب کونسل میں سرکاری رکن کی حیثیت سے شامل ہیں۔

سر ہیری ہیگ ہوم ممبر نے ۲ مارچ کو اسمبلی میں بتایا کہ خان عبد الغفار نے صوبہ سرحد کے سرخ پوشوں کو سول نافرمانی بند کرنے کے متعلق کوئی ہدایت نہیں کی۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی